محشر میں گنہ گاروں کے لئے دامن کا سہارا کافی ہے　　دامن تو بڑی شئے ہے مجھ کو تو نام تمہارا کافی ہے
سچ ہے سیّد بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا　　ہمنام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے
میں صدقے اسمِ اقدس کے میں قربان نامِ نامی پر　　تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا
(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

خصائص برکات فضائل کمالات و معارف

بفیضِ نظـــر

تاجدارِ اہلسنت شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

تالیف

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد
(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد-اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مجددِ دوراں، غوثِ زماں، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین
حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ ﴾

نام کتاب	معارفِ اِسم محمد ﷺ
تصنیف	ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
تصحیح ونظرِ ثانی	خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
ناشر	شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (مکتبہ انوار المصطفےٰ ۔ مغلپورہ حیدرآباد)
اشاعت اُول	جنوری ۲۰۰۸ تعداد : ۵۰۰۰
قیمت	Rs. 30

فہرست مضامین

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان وشوکت کیا کہنا

ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا، تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ظہورِ حق جان کی جان تم ہو

عیاں سب میں خدا کی شان تم ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا　　اَیَّدَہٗ بِاَیْدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحْمَدًا

اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا　　اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد مجتبیٰ سے ہماری مدد فرمائی

اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجَّدًا　　صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا

اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت بنا کر بھیجا　　اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ　　نام ہو اولیاء کے ساتھ، حشر ہو انبیاء کے ساتھ

شغل وہ ہو کہ شغل میں کردے ہمیں خدا کے ساتھ　　پڑھئے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے　　نور کی آنکھوں کے تارے

اب کسے سیّد پکارے　　تم ہمارے ہم تمہارے

یا نبی سلام علیک　یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبيآء والمرسلين
وعلىٰٓ آلهٖ واصحابهٖ اجمعين .... أما بعدُ

اسمِ مبارک محمد ﷺ

جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک ہے یعنی 'اللہ' ہے اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے سینکڑوں نام ہونے کے باوجود ذاتی اور شخصی نام ایک ہی ہے اور وہ 'محمد' (ﷺ) ہے۔ یوں تو آپ ﷺ نبی بھی ہیں اور رسول بھی۔ بشیر ونذیر بھی ہیں اور ہادی برحق بھی......مگر لفظ 'محمد' کو آپ کی ذات اقدس سے جو تعلق ہے وہ کسی اور صفاتی نام کو نہیں۔ یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روزِ اول ہی سے آپ کے لئے خاص کر دیا گیا تھا اور سابقہ انبیاء کی کتب مقدسہ میں آپ کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور انور ﷺ کا اسم مبارک 'محمد' اور 'احمد' بتایا ہے۔

قرآن کریم میں لفظ 'محمد' کا ذکر چار مقامات پر آیا ہے۔

﴿**مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ**﴾ (الفتح/۲۹) (جانِ عالم) محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)

﴿**وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ**﴾ (محمد/۲)

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو حضرت محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

﴿**وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ**﴾ (آل عمران/۱۴۴)

اور محمد (ﷺ) تو (اللہ تعالیٰ کے) رسول ہی ہیں۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

(الاحزاب/۴۰) محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں وہ تو اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

'محمدؐ' اور 'احمدؐ' حضور ﷺ کے دو ذاتی نام ہیں

حضور انور ﷺ کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر ذاتی نام صرف دو ہیں 'محمدؐ' اور 'احمدؐ'۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام 'محمدؐ' اور آسمان پر 'احمدؐ' ہے۔

'احمدؐ' کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آیا ہے جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضور اکرم ﷺ کی آمد سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصّف/۶۱) اور یاد کرو جب فرمایا عیسٰی فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالٰی کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔ میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے۔ اور مژدہ (خوشخبری و بشارت) دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نامِ (نامی) احمد ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کے متعدد اسماء 'حمد' سے مشتق ہیں

حضور نبی مکرم ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ 'حمد' خصوصی اہمیت رکھتا ہے اس مادے سے حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ محمدؐ احمدؐ حامد اور محمود۔ ان میں سے اسمائے مبارکہ محمدؐ، احمد اور محمود تعریف کئے گئے کا مفہوم رکھتے ہیں۔ محمد اسم مفعول اور احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں میں حمد کے معنٰی کی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ تینوں اسمائے مبارکہ آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی کثرت کے مظہر ہیں

جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی کائنات جنّ وانس اور ملائکہ مقربین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ تعالیٰ بھی ہمہ وقت آپ کی تعریف فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا ہے ﴿**اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا**﴾ (الاحزاب/۵۶) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ سارا قرآن ہی آپ کی حمد اور بے پایاں تعریف وتوصیف سے معمور ہے۔

حضور ﷺ کا اسم مبارک بھی معجزہ ہے

حضور انور ﷺ کا ہر وصف معجزہ، ہر حالت رب تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے۔ حضور ﷺ کا نام مبارک بھی معجزہ ہے کہ سب کے نام اُن کے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے مگر حضور نبی کریم ﷺ کا نام، القاب، خطاب سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے فرشتہ کی تعلیم سے آپ کا نام 'محمد' (ﷺ) رکھا دوسرے یہ کہ سب کے نام پیدائش کے ساتوں دن رکھے جاتے ہیں مگر حضور ﷺ کا نام رب تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم علیہ السلام نے یہ نام عرش کی بلندی پر لکھا پایا۔ نوح علیہ السلام کی کشتی اسی نام کی برکت سے مکمل ہوئی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانے میں فرمایا **اسمہٗ احمد**۔ انبیاء کرام نے حضور ﷺ کے نام کی طفیل سے دعائیں کیں۔ حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے الہام الٰہی کی بناء پر جب یہ نام رکھا تو انہوں نے بھی کہا تھا کہ اس بچے کی سب سے زیادہ حمد وتعریف کی جائے گی۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے اہل بیت میں سے کسی کے نام پر یہ نام نہیں رکھا۔ فرماتے ہیں **اَرَدْتُ اَنْ یَحْمِدَہُ اللّٰہُ فِی السَّمَآءِ وَخَلْقُہٗ فِی الْاَرْضِ** میں نے اس لئے اس کا یہ نام تجویز کیا ہے تا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق اس مولود مسعود کی حمد وثنا کرے۔

نامِ مبارک 'محمد' ﷺ

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

یعنی میں اگر ہزاروں مرتبہ مشک وگلاب سے کُلّیاں کر کے اپنا مُنھ صاف کرلوں پھر بھی میرا یہ مُنھ اس قابل نہیں ہوسکتا کہ تعریف تو کُجا؟ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کا نام مبارک بھی اپنی زبان پر لاسکوں۔

محشر میں گنہ گاروں کے لئے دامن کا سہارا کافی ہے دامن تو بڑی شئے ہے مجھ کو تو نام تمہارا کافی ہے

سچ ہے سیّد بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا ہمنام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے

میں صدقے اسمِ اقدس کے میں قربان نامِ نامی پر تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا بگڑے بھی بنا دیتا ہے نام محمد ﷺ

حُسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مصیبت میں زبان سے میری نامِ پاک کیا نکلا مصیبت خود بنی میرا سہارا یارسول اللہ

جلاسکتی ہے کیونکر آگ اُس دل کو جہنم کی کہ کندہ ہو نبی کا نام جس دل کے نگینے میں

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان وشوکت کیا کہنا

ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا، تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بَس ایک جاں دو جہان فدا

نہیں دو جہاں سے بھی جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کشتی نوح میں نارِ نمرود میں بطن ماہی میں یونس کی فریاد میں

آپ کا نام نامی اے صَلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

لب پہ آ جاتا ہے جب نامِ جناب، منھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب

وَجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب، اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اسم 'محمد' کی تشریح

محمد (ﷺ) کا لفظ اتنا پیارا اور اتنا حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم اور فرطِ ادب سے جھک جاتی ہے ہر سَر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود وسلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا معنٰی ومفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح کس قدر حسین اور دل آویز ہے۔

لفظ 'محمد' مادہ 'حمد' سے مشتق ہے حمد کے معنٰی تعریف کرنے اور ثناء بیان کرنے کے ہیں خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف کی بناء پر کی جائے۔ محمد کے معانی ہیں بے عیب اور ہر طرح لائق حمد۔ ہر طرح تعریف کئے ہوئے، ہر وقت ہر زمانہ ہر زبان میں ثناء کئے ہوئے۔

قال اهل اللغة كل جامع بصفات الخير سمىٰ محمدا

اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو اُسے محمد کہتے ہیں۔

امام محمد ابوزہرہ اسم محمد کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

ان صيغة التفعيل تدل على تجدد الفعل وحدوثه وقتا بعد اٰخر بشكل مستمر متجددا اٰناً بعد اٰنٍ وعلىٰ ذلك يكون محمد اى يتجدد حمده' اٰناً بعد اٰنٍ بشكل مستمر حتى يقبضه الله تعالىٰ اليه

'تفعیل کا صیغہ' کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لحہ بہ لحہ وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے ظاہر ہوتا ہے اس تشریح کے مطابق محمد کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی بصورت استمرار ہر لحہ ہر گھڑی نو بنو تعریف وثنا کی جاتی ہو۔ (خاتم النبیین۔محمد ابوزہرہ)

علامہ سہیلی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فالمحمد فى اللغة هو الذى يحمد حمدا بعد حمدٍ ولا يكون مفعل مثل مضرب

وممدح الا لمن تکرر فیه الفعل مرة بعد مرة یعنی لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے' کیونکہ مفعل کے وزن میں اس فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے۔ مضرّب اور ممدّح ان کا وزن بھی مفعل ہے اور ان کے معنی میں بھی تکرار ہے۔(الروض الانف)

لفظ محمد اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس سے مراد ہے: **الذی یحمد حمدا مرة بعد مرة** (مفردات) (وہ ذات) جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔

امام راغب الاصفہانی لفظ 'محمد' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومحمد اذا کثرت خصاله المحموده (مفردات)

اور محمد اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد سے بڑھ جائیں۔

الذی اجمعت فیه الخصال المحمودة (المفردات)

یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ 'محمد' کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: **محمد هو المستغرق لجمیع للمحامد**

یعنی محمد (ﷺ) وہ ہستی ہے جو تمام محاسن وکمالات اور محامد وتعریفات سے معمور ہے۔

'محمد' وہ جس کی تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ اور اس کے متعلق قرآن کریم شاہد ہے۔ قرآن مجید میں خالق کائنات نے جگہ جگہ سرور کائنات ﷺ کی بے شمار تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ﴾ (فتح/۲۹) (جان عالم) محمد رسول اللہ (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ تعالیٰ کا فضل ورضا چاہتے۔

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کا نشان ہے۔ یہ اُن کی صفت تورات میں ہے اور اُن کی صفت انجیل میں بھی ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ/۳۳ ، الصّف/۹) وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر تاکہ غالب کردے اُسے تمام دینوں پر، اگرچہ ناگوار گزرے (یہ غلبہ) مُشرکوں کو۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ﴾ (الفتح/۲۸) وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے بھیجا اپنے رسُول کو (کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر تاکہ غالب کردے اُسے تمام دینوں پر، اور (رسول کی صداقت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾ (الاحزاب/۴۶) اے نبی مکرم: ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر اور خوشخبری سُنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اور دعوت والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کردینے والا (ضیاء القرآن)

اے غیب کی خبریں بتانے والے بیشک ہم نے تم کو بھیجا حاظر و ناظر خوش خبری دیتا اور ڈر سُناتا اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بُلانے والا اور چمکانے والا چراغ۔ (کنز الایمان)

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾ (فرقان/۱) بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے عبد خاص پر قرآن اُتارا جو سارے جہانوں کے لئے نذیر ہے۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ (سبا/۲۸) اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر لیکن (اس حقیقت کو) اکثر لوگ نہیں جانتے۔

﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (التوبہ) بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے' گراں گزرتا ہے اُس پر تمہارا مشقت میں پڑنا' بہت ہی خواہشمند ہے تمہاری بھلائی کا' مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا' بہت رحم فرمانے والا ہے۔

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾

(ال عمران) یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اُس نے بھیجا اُن میں ایک رسول انھیں میں سے' پڑھتا ہے اُن پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور پاک کرتا ہے اُنھیں اور سکھاتا ہے اُنھیں قرآن اور سُنّت (کتاب وحکمت) اگر چہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (الجمعۃ)

وہی (اللہ) جس نے مبعوث فرمایا اُمّیوں میں ایک رسول انہیں میں سے جو پڑھ کر سُناتا ہے' انھیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان (کے دلوں) کو اور سکھاتا ہے انہیں کتاب اور حکمت' اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ (الفتح/۹) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر وناظر اور خوشی وڈر سُناتا' کہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو' اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو (کنز الایمان)

بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری سُنانے والا (عذاب سے) بروقت ڈرانے والا' تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر اور تاکہ تم اُن کی مدد کرو اور دل سے اُن کی تعظیم کرو اور پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام (ضیاء القرآن)

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (اعراف/ ۱۵۸)

تم فرمادو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنکر آیا) ہوں۔

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

(سبا/ ۲۸) اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر لیکن (اس حقیقت کو) اکثر لوگ نہیں جانتے۔

﴿يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾

(یٰس/ ۴) یٰس قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بیشک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ اے ایمان والو! اللہ اور رسول پر سبقت مت کرو (وہاں آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو) اللہ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حرکتوں کو دیکھتا ہے، تمہاری ہر باتوں کو سننے والا ہے۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے، اور اُن کے حضور چلا کر بات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ یہ لوگ جو حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی آواز پست کرتے ہیں (اپنی فطری آواز کو دباتے ہیں، جس کو اُبھارنے کی طاقت ہے اس کو دبا رہے ہیں۔ جس کو بڑھانے کی استعداد ہے اس کو دبا رہے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقوے کے لئے چُن لیا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (حجرات/ ۴)

بیشک جولوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس خود تشریف لاتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ﴾ (انفال/۲۴) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے پکارنے پر حاضر ہو جاؤ جب رسول تمہیں اس چیز کیلئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (بقر/۱۰۴) اے ایمان والو (دوران گفتگو نبی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے) راعنا مت کہا کرو بلکہ یوں عرض کیا کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے نبی کے ارشادات خوب غور سے سنا کرو۔ اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور)

رسول اللہ ﷺ کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (مجادلہ/۱۲) اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں اس کی مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (الحدید/۳)

وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدراج النبوت کے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

یہ آیت کریمہ حمد الٰہی بھی ہے اور نعت مصطفی ﷺ بھی۔ یہ ساری صفات اللہ تعالیٰ کی ذاتی اور حضور ﷺ کی عطائی ہیں)

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (آل عمران/۳۱)

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہوتو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء/۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾

(النساء/۱۷۴) اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نُور اُتارا۔

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا﴾ (البقرۃ)

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر۔

﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء/۱۰۷)

اے محبوب ﷺ ہم نے تمہیں سارے عالمین کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا۔

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (الاحزاب/۶)

نبی مومنوں سے اُن کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب تر اور جانوں کے مالک ہیں۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ﴾ (الانفال/۳۲)

اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب نہ دے گا کیونکہ آپ اُن میں ہیں۔

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ﴾ اے لوگو! تحقیق آ گیا ہے تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے، پس تم ایمان لاؤ یہ بہتر ہے تمہارے لئے۔

﴿قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ﴾ (المائدہ/١٥)

بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

﴿ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا﴾ (الفرقان/٥٦)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔

﴿وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴾ اے محبوب ﷺ ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو بلند کیا۔

لَكَ سے معلوم ہوا کہ یہ بلندی ذکر حضور ﷺ سے خاص ہے کہ رب تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور ﷺ کا نام ہے۔عرش وفرش' جنت وطوبیٰ میں آپ کا چرچا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی شان محبوبیت میں یہ چند آیات کریمہ پیش کی گئی ہیں حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو اس میں اول سے آخیر تک نعت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم کا ہر موضوع اپنے لانے والے محبوب ﷺ کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور اس تعریف کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بلا شک وشبہ ہم کہتے ہیں کہ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی وکوشش کے مطابق جس درجہ ترقی کرتا جاتا ہے محض اعتقاداً وعقیدۃً نہیں بلکہ واقعۃً حضور اقدس سرور عالم ﷺ کے کمالات سے پردہ اُٹھتا جاتا ہے اور کائنات انسانی روز بروز حضور ﷺ سے قریب تر ہوتی جارہی ہے تا آنکہ تمام دُنیا ایک دین ہوگا دین اسلام اور یہ دنیا کا صرف واحد معجزہ ہے کہ نام نامی اسم گرامی چودہ سو سال پہلے سے اس آنے والی حالت کا پتہ دے رہا ہے مستقبل میں دُنیا کی عمر جس قدر دراز ہوگی اسے کمالات نبوت محمد یہ کا اعتراف ناگزیر ہوگا اس حیثیت سے نام مبارک کا ترجمہ یہ ہوا کہ وہ ذات جس کے محامد ومحاسن اور اوصاف جلیلہ وصفات جمیلہ کا سلسلہ روز افزوں ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ' اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی محمد ہیں' ملائکہ مقربین میں بھی محمد ہیں' انبیاء ومرسلین میں بھی محمد ہیں' آسمان والوں میں بھی محمد ہیں' زمین والوں میں بھی محمد ہیں۔ حضور ﷺ ہی مقام محمود والے ہیں اور لواء الحمد حضور ﷺ ہی کے علَم شاہی کا نام ہے۔

اور حضور ﷺ کی اُمت کا نام بھی انہیں مناسبات سے حمادُون ہے۔ تو محمد وہ ہی جن کی مدح ونعت، جملہ اہل الارض والسماء، تمام ساکنان زمین وآسمان نے سب سے بڑھ کر کی ہے۔

پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی کریم ﷺ کا ایسا مبارک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی جسے اس کے معبود نے ایسی عظمتوں وفضیلتوں سے آراستہ کیا۔

خالق بھی آپ کی تعریف فرماتا ہے اور ساری مخلوق بھی، اور ہمیشہ آپ تعریف کئے ہوئے ہیں کیونکہ دُنیا کو پیدا فرمانے سے پہلے آپ کی تعریف شروع ہوئی اور قیامت تک بلکہ ازل سے ابد تک آپ کی ہر جگہ تعریف ہوتی رہے گی۔

عرش، فرش، جنت، زمین، آسمان، سمندر، پہاڑ، کلمہ، اذان، نماز، التحیات وخطبہ...... ہر جگہ حضور ﷺ کا ذکر اور تعریف ہے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ حضور انور ﷺ کی محبوب اداؤں کا نام ہے پیارے اور مقبول ہمارے افعال نہیں بلکہ محبوب کی ادائیں ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں — خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضور انور ﷺ تمام خلقت سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں اسی طرح حضور ﷺ کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے بلکہ تمام خلق کے ناموں کا سردار ہے حضور انور ﷺ کا نام محمد بہت ہی جامع ہے جس میں حضور انور ﷺ کے بے شمار فضائل بیان ہوگئے۔ آدم کے معنٰی تھے مٹی سے پیدا ہونے والے۔ نوح کے معنٰی ہیں خوف خدا سے گریہ وزاری ونوحہ کرنے والے۔ ابراہیم کے معنٰی ہیں مہربان باپ۔ اسحاق کے معنٰی ہیں ہنسنے والا۔ موسیٰ کے معنٰی ہیں پانی میں بہتا ہوا آیا۔ عیسیٰ کے معنٰی ہیں بہت شریف النفس کریم الطبع۔ ان تمام ناموں میں ایک ایک وصف کی طرف اشارہ ہے مگر محمد کے معنیٰ ہیں ہر طرح، ہر وقت میں بے حد تعریف کئے ہوئے۔ اس میں حضور انور ﷺ کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اشارہ ہوگیا۔ لفظ محمد میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دُنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثناء ہوا کرے گی۔ اسی خبر کی صداقت ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضور انور ﷺ کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی، بلکہ جو

حضورانور ﷺ سے وابستہ ہوگئے' اُن کی بھی تعریف ہوگئی۔ فرش پر اُن کی دھوم' عرش پر اُن کے چرچے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فرش پہ طرفہ دھوم دھام عرش پہ طرفہ چھیڑ چھاڑ کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ذاتِ مصطفٰی ﷺ خوبیوں کمالات اور حسنات کا منبع ومرکز ہے :

وہ کمال حُسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پُھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

تعریف' خوبی اور کمال کی ہوتی ہے اور جس میں خوبی اور کمال ہو وہ اس لائق ہوتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔تو پھر ذرا غور کیجئے کہ کونسا کمال ہے؟ جو اس مظہر ذات خدا شاہد کبریا حضور نبی کریم ﷺ میں نہیں پایا گیا۔ وہ ذات تو حسنات کا منبع ومرکز ہے وہاں سے تو چشمے پھوٹتے اور جاری ہوتے ہیں۔ **سبحان الله !**

کمال اس لئے کمال ہوا کہ وہ حضور ﷺ کی صفت ہے اور حضور ﷺ کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کمال وکامل ومکمل ہوگیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے۔ **صلى الله عليه وسلم**

جس طرح مسلمان پر' اللہ تبارک وتعالیٰ کو احد' صمد' وحدہ' لاشریک لہٗ جاننا فرض اول ومدار ایمان ہے اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کو جمیع مخلوقات یہاں تک کہ ملائکہ مقربین وانبیاء مرسلین سے افضل جاننا کہ حضور ﷺ اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل واکمل اور اپنے تمام صفات کمالیہ میں تمام عالم سے منفرد وبے مثال ہیں 'فرض اجلّ وجزء ایقان ہے'۔ حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں :

ہو ترا مثل کوئی کبھی اور کہیں' رب نے رکھا نہیں اسکا امکان بھی

اس پیارے محمد (ﷺ) کی تعریف کرتے ہوئے نہ زبانیں رُکیں نہ قلم خشک ہوئے اور خشک ہوں بھی کیوں؟ اُن کے آنے سے تو قلموں کو روانی ملی' پھولوں کو مہک ملی' بلبل کو چہک ملی' غنچوں کو چٹک ملی' شاخوں کو رقص ملا' سورج کو تپش ملی' چاند کو ٹھنڈک ملی' ہواؤں کو فراٹے ملے' فضاؤں کو سناٹے ملے' سمندر کو طغیانی ملی' نہروں کو روانی ملی۔

وہ کونسی خوبی اور وہ کونسا کمال ہے؟ جو پیارے محبوب ﷺ کو نہ ملا۔ اُن کا اخلاق بھی اعلیٰ اُن کا کردار بھی اعلیٰ، اُن کی گفتار بھی اعلیٰ، اُن کی رفتار بھی اعلیٰ، اُن کا چلنا بھی اعلیٰ، اُن کا پھرنا بھی اعلیٰ، اُن کا سونا بھی اعلیٰ، اُن کا جاگنا بھی اعلیٰ ہے۔ اُن کی ہر ہر ادا بڑی پیاری، اُن کی تعریف کس نے نہیں کی؟ اگر ! کوئی تعریف نہ بھی کرے تو کیا آپ کی شان میں کمی ہو جائے گی؟ نہیں نہیں۔ خوبی اور کمال میں کمی نہ ہوگی۔ اُن کی تعریف کوئی کرے یا نہ کرے، اُن کا خالق جو ہر وقت تعریف کر رہا ہے۔ اُن کے خالق نے قرآن کی ابتداء بھی اپنی حمد سے کی، اس لئے کہ اس مادہ حمد سے محمد بنتا ہے۔ اس مادہ حمد سے احمد بنتا ہے۔ اس مادہ حمد سے حامد بنتا ہے۔ اسی مادہ حمد سے محمود بنتا ہے تا کہ جب کوئی ﴿**الحمد لله رب العالمين**﴾ کہے تو ساتھ ہی خیال محمد بھی آ جائے تا کہ حمد کرنے سے معراج انسانیت کی ابتداء ہو اور نام محمد پہ اس کی تکمیل ہو۔

وہ کیسے محمد ہیں جن کے خالق نے خود اُن کے وجود کو اپنے وجود کی دلیل کامل بنایا کہ اُن کے خالق نے خود فرمایا، مجھے تلاش کرنے والو ! مجھے در بدر تلاش نہ کرو بلکہ سارے دَر چھوڑ کر صرف اور ایک دَر محمد (ﷺ) پہ آ جاؤ جو میرے وجود کی دلیل ہے۔ جس نے میرے محمد (ﷺ) کو دیکھ لیا گویا اس نے رب کو دیکھ لیا، کیونکہ میں مصور کائنات ہوں تو میری تصویر میرے محمد (ﷺ) ہیں۔ میں منور ہوں تو حضرت محمد (ﷺ) میری تنویر ہیں۔

یہ نام لینے سے رُوح کو جلا ملتی ہے۔ قلب و نظر کو طہارت ملتی ہے۔ اسی لئے تو کلمہ طیبہ میں سب سے پہلے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** آتا ہے تا کہ محبوب ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لینے سے پہلے زبان پاک ہو جائے کیونکہ آگے لفظ 'محمد' (**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**) آ رہا ہے۔ تا کہ یہ بھی پتہ چل جائے کہ احدیت کے دعوے کی دلیل ذاتِ محمد کی محمدیت ہے۔ (ﷺ)

ذاتِ محمد کے اوصافِ جمیلہ کے تو کفار مکہ بھی گواہ ہیں بلکہ وہ بھی صادق الامین کہتے تھے مگر دیکھئے عناد، عناد ہی ہوتا ہے۔ بغض، بغض ہی ہوتا ہے۔ حسد، حسد ہی ہوتا ہے۔ وہ کفار مکہ جن کی ایک ایک گھڑی ذات پاک ﷺ کو ایذائیں اور تکلیفیں دینے میں گزرتی، اپنی حماقتوں پر حجاب ڈالنے کے لئے ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کو مذمم کہتے ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دِلوں میں آ قا ومولیٰ ﷺ کی محبت کے سمندر ٹھاٹھیں مارتے تھے جب انہوں نے سنا کہ کفار مکہ نے ...... مذمم ...... کا نام دینے کی جسارت کی ہے' بھلا یہ عشاق محمدی کب سکون سے بیٹھنے والے تھے' کملی والے آ قا کی بارگاہ میں آ کر اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ حضور ! کفار نے آپ کا نام بگاڑ کر 'مذمم' کہا ہے۔ آ قا ومولیٰ ﷺ نے اُن کے دِلوں کو سکون بخشا' فرمانے لگے میرے غلامو ! لوگ کہتے ہیں تو کہنے دیں۔ مذمم اُن کا اپنا کوئی ہوگا مجھے تو میرے رب نے محمد (ﷺ) بنایا ہے۔

آ قائے کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اُسے جگہ دو۔ اس کے چہرہ کو بدصورت (قبیح) نہ کہو۔

اللہ اللہ ! کیا عظمتیں ہیں اسم محمد (ﷺ) کی۔ یہ تو ذاتی نام ہے جس کی عظمتیں بے شمار ہیں۔ جن کی ذات کا نام محمد ہے اُن کی ہر ہر ادا محمد ہے۔ اُن کا کہنا' اُن کا دیکھنا' اُن کا پکڑنا' اُن کا چلنا' اُن کا اُٹھنا' اُن کا بیٹھنا' اُن کا کھانا' اُن کا پینا' اُن کا کردار' اُن کی گفتار' اُن کی رفتار' اُن کی خلوت' اُن کی جلوت' اُن کا دن' اُن کی رات' اُن کا قیام' اُن کا رکوع' اُن کا سجود' اُن کا تشہد' اُن کا سلام' سارے کے سارے اعمال گھر کی چاردیواری سے لے کر میدانِ جہاد تک اور میدان سے لے کر مسجد میں معیت صحابہ تک اُن کے اخلاقیات' اُن کے معاملات' اُن کی عبادات سب کے سب محمد (ﷺ) ہیں۔

مظہر جمالِ کبریا : انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء گرامی اُن کے کسی نہ کسی وصف کی بنا پر تھے مگر قربان جائیں اس شاہد کبریا پر جو مظہر جمال کبریا ہے جس کی ہر خوبی کا حسن نرالا' جس کی ہر خوبی اپنے نکتہ کمال کو پہنچتی ہوگی کہ جس کا خالق تعریف مصطفیٰ ﷺ کے موتی بکھیرے تو قرآن بنائے اور جب اس حسن کو جمع کرے تو محمد بنائے۔ کتنا پیارا نام ہے جس کے حسن نے آسمانوں کی فضائے بسیط سے لے کر زمینوں میں بحر عمیق تک ہر چیز کو معطر ومنور کر دیا ہے۔

کائنات کا کونسا مقام ہے جہاں آپ ﷺ کی تعریف نہیں ہورہی۔ اُن کے خالق نے نام ہی ایسا تجویز کیا کہ آسمان والے آسمان میں اُن کی تعریف کریں اور زمین والے زمین پر اُن کی تعریف کریں۔ کائنات کا سمندر سیاہی بن جائے اور درخت قلمیں بن جائیں مگر پھر بھی آپ ﷺ کے اسم پاک کے کمالات وخوبیاں نہیں لکھ سکتے۔ اسم ہوتا ہے ذات کی پہچان کے لئے جیسے لفظ 'اللہ' رب کا ذاتی نام ہے۔ یہ اسمِ ذات ہے۔ ذات بعد میں آتی ہے اسم پہلے ہوتا ہے۔ اسی طرح لفظ 'محمد' اسمِ ذات مصطفیٰ ہے۔ ذات آگے ہے پہلے اسمِ ذات ہے۔ تو رب فرماتا ہے اے میرے محبوب کا ذکر کرنے والو ! پہلے میرے محبوب کے اسمِ پاک سے اپنے قلب ونظر کو روشن کرلو پھر درِ محمد پر پہنچنا تاکہ فیضانِ محمدی سے کما حقہ فائدہ حاصل کرو۔

کعب احبار سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے فرمایا 'اے فرزندتم میرے بعد خلیفہ اور جانشین ہو۔تم تقویٰ اور عروہ وثقیٰ کو تھامے رکھنا اور جب بھی تم خدا کا ذکر کرو تو ساتھ ہی اسم محمد کو یاد کرنا' اس لئے کہ میں نے اس نام مبارک کو ساق عرش پر لکھا دیکھا ہے۔ اس وقت میں روح اور مٹی میں تھا اور اس کے بعد میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی تو وہاں میں نے کوئی جگہ ایسی نہ دیکھی جہاں اسم محمد (ﷺ) نہ لکھا ہو' بیشک میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا اور میں نے حور العین کی پیشانیوں اور طوبیٰ کے درختوں کے پتوں پر اسی اسم محمد (ﷺ) کو دیکھا۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اپنی مصیبت کے وقت پڑھتے : **اللھم بحق محمد اغفرلی خطیئتی** اے اللہ ! حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے میری خطا معاف فرما۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا ؟ عرض کیا کہ میں نے جنت میں ہر جگہ لکھا دیکھا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ۔ اسی سے میں نے جان لیا وہ ساری مخلوق میں سے افضل اعلیٰ ہے اس کے بعد حق تعالیٰ نے میری دُعا قبول فرمائی۔ (مدارج النبوۃ)

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا بگڑے بھی بنا دیتا ہے نام محمد ﷺ

اسم 'احمد' کی تشریح

حضور نبی مکرم ﷺ کے جو اسمائے گرامی صحیح احادیث سے ثابت ہیں اُن میں **احمد** بھی ہے۔
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **قال رسول الله ﷺ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی** (مالک' بخاری' مسلم)
یعنی حضور ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں الحاشر ہوں' لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔

حضور نبی مکرم ﷺ کا اسم گرامی 'احمد' **اَفْعَلُ** کے وزن پر تفضیل ہے جو حمد کا مبالغہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ یا سب سے زیادہ حمد کرنے والا۔ اور 'محمد' یہ **مُفَعَّلُ** کے وزن پر (بحالت مفعول) مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی **الذی یحمد حمداً بعد حمدٍ** اس صیغے میں کثرتِ حمد کا مبالغہ ہے یعنی بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا یا سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔

پس حمد کے مفعول کے لحاظ سے دیکھیں تو فخر دو عالم ﷺ سب سے زیادہ تعریف کئے گئے ہیں اور اس کی تفضیل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے والے ہیں' علاوہ بریں لواء الحمد بھی قیامت کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں ہوگا اور سارے انسان وملائکہ آپ کے منصب جلیلہ ومقام رفیعہ سے مطلع ہوکر آپ کی شایان شان تعریف کریں گے۔ آپ اس مقام پر صفت حمد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور مقام محمود پر کھڑے کئے جائیں گے جس کا آپ سے وعدہ فرمایا گیا ہے اس وقت سب اولین وآخرین آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہوجائیں گے نیز آپ لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے اور اس مقام پر حمد وثناء کے وہ کلمات آپ سے مفتوح ہوں گے جو فخر دو عالم ﷺ کے سوا کسی دوسرے پر مفتوح نہیں فرمائے گئے ہوں گے۔ علاوہ بریں پہلے انبیائے کرام کی کتابوں میں اس اُمت کو **حَمَّادُوْنَ** کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس لحاظ سے بھی آپ ہی زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کا اسم گرامی محمد اور احمد ہو۔ ﷺ

صاحبِ تفسیر ضیاء القرآن علامہ پیر محمد کرم شاہ از ہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

صحابہ کرام میں حضور کا یہ اسمِ گرامی 'احمد' معروف و مستعمل تھا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یہی نام لے کر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں :

صلی الاله ومن یحف بعرشه   والطیبون علی المبارك احمد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ، حاملین عرش اور تمام پاکیزہ لوگ اس مبارک ہستی پر درود وسلام بھیجیں جس کا اسمِ گرامی 'احمد' ہے۔

احمد کا معنی ہے **احمد الحامدین لربه** : تمام حمد کرنے والوں سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ اپنے رب کی حمد کی کثرت کی برکت سے ہی آپ محمد بھی بنے۔ **فالمحمد هو الذی حمد مرة بعد مرة** یعنی جس کی بار بار حمد کی جارہی ہو وہ محمد ہے۔ نہ اپنے رب کی حمد وثنا کرنے میں آپ کا کوئی مثیل ہے، کوئی فرشتہ، کوئی رسول، کوئی نبی اپنے خداوند کی حمد سرائی اور ثنا گستری میں اس مقام پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا حبیب فائز ہے۔ اسی طرح مخلوق میں سے جتنی حمد اور جتنی ستائش اس عبدِ محبوب کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی، کسی اور کو نصیب نہیں۔ جن وانس اس کے ثنا خوان ہیں، حُور وَ ملک اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں اور خود خدا بھی اس کی مدح فرما رہا ہے۔ صرف اس فانی دُنیا ہی میں نہیں بلکہ عالمِ آخرت میں بھی حضور ﷺ کی شان نرالی ہوگی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس شانِ محمدیت کی تابانیوں کا صحیح اندازہ اس وقت ہوگا جب دستِ مبارک میں لوائے حمد تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ حبیب مقامِ محمود پر جلوہ فرما ہوگا۔ (ضیاء القرآن)

حضور نبی مکرم رحمۃ للعالمین ﷺ پہلے احمد ہیں اور بعد میں محمد۔ کہ حضور ﷺ کا اپنے رب کی حمد وثناء بجالانا پہلے تھا یونہی عالم ارواح میں حضور ﷺ 'احمد' کے نام سے مشہور تھے اور عالم اجسام میں 'محمد' کے نام سے معروف ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے بعد جس ہستی کی سب سے بڑی تعریف وتوصیف کی گئی ہے وہ حضور ﷺ کی ذات 'محمد' ﷺ ہے اس طرح سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمانے والے بھی

آپ ﷺ 'احمد' ﷺ ہی ہیں۔ احمد کا معنی سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا کے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جو حمد حضور ﷺ نے کی ہے اولین و آخرین میں اس کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے حمد کا جھنڈا صرف سرور عالم ﷺ کو ہی عطا کیا جائے گا۔

ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یؤمئذٍ آدم ومن سواه الا تحت لوائی** (ترمذی شریف) یعنی قیامت کے دن ساری اولاد آدم کا سردار میں ہوں گا' حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا' سارے نبی میرے پرچم کے نیچے جمع ہوں گے' یہ ساری باتیں اظہار حقیقت کے طور پر کہہ رہا ہوں' فخر ومباہات مقصود نہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب لوگ اٹھیں گے تو سب سے اول ہم ہوں گے۔ جب چلیں گے تو سب کے پیشوا ہم ہوں گے جب سب خاموش ہوں گے تو ہم کلام فرمائیں گے جب سب محبوس ہوں گے تو ہم شفاعت کریں گے۔ جب سب مایوس ہوں گے تو ہم خوشخبری دیں گے۔ اس دن کنجیاں اور حمد کا جھنڈا ہمارے ہاتھ میں ہوگا۔ (ترمذی ودارمی)

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ایسے حمد یہ کلمات عطا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوئے ہوں گے' میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزی کروں گا۔ **وبحمده بمجاهد لم بحمده بها احد كان قبله ولن بحمده بها احد من كان بعده فيقال له يامحمد ارفع رأسك تكلم يمسع واشفع تشفع** میں ایسی حمد کروں گا جس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کسی نے نہ کی ہوگی اور نہ ہی بعد میں کوئی کرے گا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا یا محمد ﷺ سر اُٹھاؤ' کہو سنی جائے گی۔ شفاعت کرو' شفاعت قبول کی جائے گی۔ (کتاب الشفاء)

حضور سید المرسلین ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا کون ہے؟

منکر ختم نبوت بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی کو یہ کہتے ہوئے شرم نہ آئی کہ 'نبی امتی سے صرف علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں' رہ گیا عمل' تو بسا اوقات بظاہر امتی نبی کے

مساوی ہوتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں' (تحذیر الناس)

حضور نبی کریم ﷺ سے قلبی نہ سہی، رسمی تعلق بھی ہوتا تو اس قسم کی جرأت نہ کی جاتی تھی۔

جبریل امین جبین سے جگاتے ہیں آپ کو　　　کس درجہ احترام ہے میرے حضور کا

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کا لمحہ لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے گزرا۔ غارحرا کی خلوت ہو یا حرم کعبہ کی جلوت ...... حضور نبی کریم ﷺ نے ہر مقام پر اپنے مالک حقیقی کا نام لے لے کر ذرّوں کو بھی گوہر آفتاب بنا دیا۔

ذرا غور کیجئے اس بات میں کہ وہ رسول ﷺ جو دن رات اپنے رب کے نغمات لاہوتی کے ساتھ مکہ کی ہواؤں فضاؤں کو معطر ومعنبر کر رہے ہوں اُن سے بڑھ کر کوئی رب تعالیٰ کی عبادت کر سکتا ہے؟

کیا حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی توحید کو جان سکتا ہے۔ نہیں! نہیں!! اللہ تعالیٰ کی معرفت پانے کا حق بھی حضور ﷺ نے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کا حق بھی حضور ﷺ نے ادا کیا مگر یہ عبد کامل ﷺ جب دنیا سے لاتعلق ہو کر ﴿**وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا**﴾ (المزمل/ ۸) (اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو) کا پیکر بن کر رات رب تعالیٰ کے حضور قیام وسجود میں رب تعالیٰ کو روٗ رو کر اپنے دکھڑے سنا رہے ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے مولا! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اللہ اللہ۔ اتنا عجز اتنا انکسار کہ انسانیت اور عبدیت کے نکتہ کمال پر پہنچ کر بھی کہتے ہے کہ اے مولا! میں تیری بندگی کا بھی حق ادا نہیں کر سکا !

ادھر محبوب حق بندگی ادا کر رہا ہے تو ان کا رب حق ربوبیت ادا کر رہا ہے کہ اے محبوب تو نے میرے نام کے نعرے لگا لگا کر مکہ کے گلی کوچہ اس کی فضاؤں اور ہواؤں کو منور کر دیا اب تیری بندگی کا تقاضا ہے کہ تجھے ایسے مقام پر فائز کر دیا جائے جس کے آگے محبوبیت کا کوئی مقام نہیں۔ تیری محبت کا تقاضا ہے کہ تجھے وہ مقام دیا جائے اور وہ نام دیا جائے کہ نام لینے والوں کی نگاہیں فرط عقیدت سے جھک جائیں۔۔ لہذا ہم نے تجھے **احمد الحامدین** بنایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ ! جو شخص احمد کا منکر ہوگا' میں اُسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی ! احمد کون ہے؟ فرمایا: وہ ساری مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں۔جن کا نام آسمان اور زمین پر پیدائش سے قبل میں نے عرش پر لکھ دیا اور جنت میں اس وقت تک کوئی داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود اور اُن کی ساری اُمت نہ داخل ہو جائیں۔ (خصائص الکبریٰ)

حضور نبی کریم ﷺ کی دُنیا پر تشریف آوری سے پہلے آپ کے اسم مبارک احمد سے جانتے تھے اور اپنی کتابوں میں اس نام کو بھی پڑھتے۔ حضور ﷺ خود بیان فرماتے ہیں 'میں نے ایک یہودی کو اپنی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پایا تو اس نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے بتایا احمد۔ پھر اس نے میری پشت کی جانب دیکھا اور بولا یہ اس اُمت کے نبی ہیں۔ (خصائص الکبریٰ)

بشارتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام :

حضور نبی کریم سید المرسلین ﷺ کے اسم مبارک کی سب سے آخری بشارت کہ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے حضرت عیسیٰ روح اللہ (علیہ السلام) نے اس طرح دی تھی۔

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصّف ٦١)

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل ! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔ میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نامِ (نامی) احمد ہوگا۔

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین ارشادات بیان کئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس سے ان لوگوں کی تردید ہوگئی جو آپ

کوخدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں اوران یہودی گستاخوں کی بھی تردید ہوگئی جو آپ پر اور آپ کی پاکباز والدہ پر گھناؤنے بہتان لگاتے ہیں۔ آپ نے یہ بتادیا کہ مجھے صرف تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ میری رسالت کا دائرہ بنی اسرائیل تک محدود ہے۔

دوسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر جو آسمانی کتاب تورات نازل ہوئی اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام سچے رسول تھے اور تورات خدا کی سچی کتاب ہے۔ تمام رسول اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہوتے ہیں۔ ان کا کام تو سب کی تصدیق کرنا ہوتا ہے۔

تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میں تمہیں ایک بڑی رُوح پرور خوش خبری سُناتا ہوں' وہ یہ کہ میرے بعد ایک جلیل القدر، عظیم المرتبت رسول تشریف لے آئے گا اس کا اسم گرامی اور نام نامی 'احمدؐ' ہوگا (ﷺ)

جو تھے مقصود میں اول' ظہورِ ذات میں آخر　　وہ نورِ حق' بشر کی شکل میں باعز وشان آئے

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا یہ انداز بھی بڑا نرالا ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے کبھی کسی شخص نے اپنے فرزند کا نام احمد نہیں رکھا' تا کہ اس بشارت کے مصداق کے بارے میں ذرا سا شائبہ بھی پیدا نہ ہو۔ لیکن جب اس اسم کو ذات پاک مصطفوی سے نسبت ہوگئی تو یہ نام اس قدر مقبول ہوا کہ اب اس نام کے لوگوں کا شمار نہیں ہوسکتا۔

حضور سے پہلے کیونکہ بعثت محمدی کا چرچا عام تھا۔ یہ بات مشہور ہوچکی تھی کہ ایک نبی آنے والا ہے جس کا نام محمد ہوگا چنانچہ بعض والدین نے اپنے بچوں کے نام محمد تجویز کئے کہ شاید یہ سعادت اُن کے حصہ میں آئے۔ حضور سے پہلے چھ ایسے آدمی ملتے ہیں جن کا نام محمد ہے' لیکن اُن میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت سے اپنے پیارے بندے کے ان دوناموں کو ہر اشتباہ اور التباس سے بالاتر رکھا۔

بے شک اس بشارت کا مصداق صرف نبی کریم ﷺ کی ذات اطہر ہے۔ کیونکہ الفاظ ﴿**يَـاتِى من بعدى**﴾ میرے بعد آئے گا اور تاریخ اس پر شاہد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور علیہ السلام کے سوا کسی نے بھی رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ دوسری نشانی ذکر کی کہ

اُن کا نام احمد ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص لطف ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی یا رسول کا احمد نامی ہونا تو کُجا کسی فرد بشر کا نام بھی احمد نہ تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف آپ نے ہی رسالت کا دعویٰ فرمایا اور صرف آپ کا اسم گرامی ہی احمد تھا۔ اس لئے اس بارے میں ذرا شک نہ رہا کہ اس بشارت کا مصداق حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔

دُعا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام :

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (البقرۃ)

اے ہمارے رب ! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسُول انھیں میں سے تاکہ پڑھ کر سُنائے انھیں تیری آیتیں اور سکھائے انھیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں اور پاک کردے انھیں بے شک تو ہی بہت زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

کعبہ معظّمہ اور مکہ مکرمہ وہ مقامات ہیں جنہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بڑی محنت اور جانفشانی سے بنایا اور بسایا ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسمٰعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تب انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دُعا فرمائی کہ الٰہ العٰلمین یہ گھر تو ہم نے بنا دیا اب تو اس گھر کو آباد کرنے والا اور اپنے بندوں کو پاک کرنے والا ایک نبی اس شہر مکہ میں پیدا فرما جن کے طفیل دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کے دم کی یہ ساری بہار ہے

اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے جلیل القدر رسُول کی بعثت کے لئے التجا کی جارہی ہے جس کا دامن رحمت اتنا کُشادہ اور خوانِ کرم اِتنا وسیع ہو کہ ہر خاص و عام اُس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ اِس دُعا کا وُہی مصداق ہے جو ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام دونوں کی نسل سے ہو۔ اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تو ہیں لیکن اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے نہیں (مثلاً اولاد اسحاق علیہ السلام) وہ اس دُعا کا مصداق نہیں بن سکتے۔ اور لطف ایزدی مُلاحظہ ہو کہ ان دو حضرات کی نسل سے حضور نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔

بلکہ کسی کو جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی تاکہ یہ حقیقت ہر شک وشبہ سے بالا تر رہے کہ وہ ذاتِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء تھی جس کے لئے خلیل وذبیح علیہما السلام دُعائیں کرتے رہے۔ حضور ﷺ نے خود بھی فرمایا کہ **انا دعوة ابی ابراهیم** میں اپنے باپ ابراہیم کی دُعا ہوں۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں دُعا ابراہیم علیہ السلام اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو اُنھوں نے میری پیدائش پاک کے وقت دیکھا کہ اُن کو ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات نظر آ گئے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دُعا میں عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ اس نبی کو اپنی ساری صفات کا مظہر بنا کر بھیج کہ اسے دیکھ کر تو یاد آ جایا کرے۔

خیال رہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اس دُعا کو رب تعالیٰ نے قرآن وتوریت وانجیل وغیرہ آسمانی کتب میں حضور ﷺ کی شان ظاہر کرنے کے لئے نقل فرمایا ہے کہ تا قیامت لوگوں کو پتہ لگے کہ حضور وہ شان والے رسول ہیں کہ حضرت خلیل اللہ اُن کے دُعا گوؤں میں ہیں۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ پہلے پیغمبروں نے حضور ﷺ کی دُعائیں مانگیں اور تمنائیں فرمائیں:

گن گائیں جن کے انبیاء مانگیں رُسل جن کی دُعا   وہ دو جہاں کے مدعا صلِ علیٰ یہ ہی تو ہیں

غرض کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک ہر دور یا ہر زمانہ میں جب جب بھی انبیاء ورُسل اس دُنیا میں تشریف لائے، انہوں نے اپنی اپنی اُمتوں کو اس بات کی بشارت دی کہ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اس دُنیا میں تشریف لانے والے ہیں جن کا نام نامی 'احمد' ہوگا اور اس کے علاوہ سابقہ آسمانی کتب میں بھی پروردگارِ عالم نے اس نام اقدس کا ذکر فرما کر ہر دور میں اس کا چرچا فرما دیا ہے اسی لئے قرآن کریم کے علاوہ دیگر آسمانی کتب میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے اس مبارک ومقدس نام کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔

اسمِ احمد کا نقشہ نماز میں :

تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ: میرے خدا کو منظور یہ ہے کہ اے محبوب ! تمہاری اداؤں کو میں اپنا فرض قرار دوں گا تا کہ سنت تیری ہو اور فرض میرا ہو' تا کہ یہ دُنیا تیری یاد کو مٹا نہ سکے۔ نماز میں جب تم کھڑے ہوتے ہو تو 'احمد' کی الف نظر آتے ہو' اور جب تم رکوع میں جاتے ہو تو 'احمد' کی حاء بن جاتے ہو اور جب تم سجدے میں جاتے ہو تو 'احمد' کی میم دِکھائی پڑتے ہو' اور جب تم بیٹھ جاتے ہو تو 'احمد' کی دال نظر آتے ہو۔ خدا کو منظور یہ ہے کہ عبادت تو اُس کی ہو' تصویر 'احمد' کی ہو۔ تصویر احمد مجتبیٰ کی ہو۔ (خطبات حیدر آباد)

حضور ﷺ کے ناموں کی حفاظت

'محمد' اور 'احمد' دونوں ناموں میں جہاں عجیب خصائص اور بدیع آیات ہیں وہاں ایک نرالی بات یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جملہ انسانوں کو اپنے بچوں کا نام محمد اور احمد رکھنے سے روکے رکھا۔ گذشتہ کتب سماویہ میں جو آپ کا اسم گرامی 'احمد' (ﷺ) مذکور ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام نے اس نام کے ساتھ آپ کی آمد کا مژدہ سنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس نام کے رکھنے سے روکے رکھا کہ کوئی اس نام کے ساتھ موسوم ہو' چنانچہ آپ سے پہلے کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوا تا کہ کسی ضعیف عقیدے والے کے دل میں کسی قسم کا شک شبہ واقع نہ ہونے پائے (اس صورت میں گمان ہوسکتا تھا کہ شاید اسی شخص کی بشارت سُنائی گئی تھی)۔

اسی طرح آپ کے اسمِ گرامی 'محمد' (ﷺ) کے ساتھ بھی آپ سے پہلے عرب وعجم میں کوئی شخص موسوم نہیں ہوا۔ ہاں آپ کی ولادت باسعادت سے کچھ عرصہ پہلے جب لوگوں میں یہ عام شہرت تھی کہ نبی آخر الزمان پیدا ہونے والے ہیں اور اُن کا نام پاک 'محمد' ہوگا تو

عرب کے چند لوگوں نے اپنے بیٹوں کا یہ نام رکھ دیا کہ شاید ہمارالختِ جگر ہی اس عالی منصب سے مشرف ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے۔

سرورکون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جن لوگوں کو اس نام سے موسوم کیا گیا وہ یہ ہیں: (۱) محمد بن اُحیمہ بن الحلاح الاوسی (۲) محمد بن مسلمہ انصاری (۳) محمد بن براالبکری (۴) محمد بن سفیان بن مجاشع (۵) محمد بن حمران الجعفی (۶) محمد بن العزاعی ...... ایسے حضرات صرف چھ ہوئے ہیں ساتواں کوئی نہیں ہے۔

جب یہ لوگ اس نام کے ساتھ موسوم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس امر کی یوں حفاظت فرمائی کہ اُن میں سے کوئی شخص نبوت کا مدعی نہیں ہوا اور نہ اس کے نبی ہونے کا کسی دوسرے نے دعویٰ کیا اور نہ ان لوگوں سے کوئی ایسا عجیب فعل سرزد ہوا جو دوسروں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کردے۔ (شفا شریف)

یہ محض اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ظہور ہے کہ آپ کے نام کو آپ کی ذات ہی کے لئے مخصوص ومحفوظ رکھا اور کسی کو آپ کا ہمنام نہ بننے دیا کہ حضور کی ولادت سے پہلے کسی شخص کا نام بھی 'محمد' اور 'احمد' تھا کیونکہ خدا تعالیٰ ان ناموں کی حفاظت کرنا چاہتا تھا جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں وارد ہے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ یعنی ہم نے ان سے قبل ان کا کوئی ہمنام نہیں بنایا (مریم/۷) اور اس میں حکمت ومصلحت یہ تھی کہ کتب سابقہ میں آپ کے نامِ اقدس کا ذکر تھا اور انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ کی بشارات دی تھیں۔ اگر کوئی دوسرا شخص نامِ اقدس میں آپ کیساتھ شریک ہوتا تو بھی دعویٰ نبوت کرسکتا تھا اور اس طرح شکوک وشبہات پیدا ہوسکتے تھے (لہذا اس بنیاد ہی کو ختم کر دیا گیا اور کسی کو یہ نامِ اقدس رکھنے کی توفیق ہی عطا نہ ہوئی) ہاں جب حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا اور اہلِ کتاب نے لوگوں کو بتا دیا کہ حضور ﷺ کا ظہور قریب آ گیا ہے تو کچھ لوگوں نے اپنے بچوں کا نام اس امید پر 'محمد' رکھنا شروع کر دیا کہ شاید وہ 'محمد' ﷺ ہی ہو لیکن اُن میں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت ورسالت نہیں کیا لہذا التباس واشتباہ والامفسدہ لازم نہیں آیا۔ (الوفا۔ الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ)

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نام 'محمد' (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وبارک وسلم) مخصوص حضور کا اسمِ عالی ہے اور عرب میں کوئی حضور نبی مکرم ﷺ سے قبل اس نام کے ساتھ مشہور نہیں ہوا اور نہ عجم میں کسی کا یہ نام حضور ﷺ کی جلوہ گری سے اول رکھا گیا حتیٰ کہ حضور ﷺ کی ولادت سے قبل ہی یہ نام مشہور ہو چکا تھا کہ **ان نبینا یبعث اسمه' محمد** یعنی ہمارے نبی مبعوث ہوں گے اور اُن کا نامِ پاک محمد (ﷺ) ہوگا۔ (الشفاء)

مدارج النبوت میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اہلِ علم بیان کرتے ہیں کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وبارک وسلم کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام 'محمد' نہ رکھا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تبارک وتعالیٰ نے اس نام معظم 'محمد' (ﷺ) کی حفاظت وصیانت اپنے ذمہ لے لی تھی تاکہ اس نام مبارک میں کسی کے ساتھ اشتراک واشتباہ نہ رہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ کے خصوصی نام

حضور نبی مکرم ﷺ کے ویسے تو بیشمار اسماء گرامی ہیں جو حضور کی مختلف شانوں اور صفات کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن پانچ نام ایسے ہیں جن کو سرکار دوعالم ﷺ نے خصوصی طور پر ذکر کیا ہے **قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحوا الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں الماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا' میں الحاشر ہوں' لوگ حشر کے دن میرے قدموں پر جمع ہوں گے' میں العاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مشکوۃ المصابیح)

☆ محمد کے معنٰی ہیں ہر طرق ہر وقت ہر جگہ ہر ایک کا حمد کیا ہوا یا اُن کی ہر ادا کی ہر وصف کی' ذات کی حمد کی ہوئی۔ مخلوق بھی اُن کی حمد کرے' خالق بھی اُن کی حمد فرمائے۔ جتنی سوانح عمریاں ہر زبان میں ہر وقت حضور نبی کریم ﷺ کی ہو رہی ہیں اتنی کسی کی نہیں ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ قیامت کا دن اس نعت خوانی ہی میں تو صرف ہونا ہے۔ حساب کتاب تو چار گھنٹہ میں ختم ہو جائے گا اور دن ہے پچاس ہزار سال کا' وہ نعت خوانی میں خرچ ہوگا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ اُن کی شانِ محبوبی دِکھائی جانے والی ہے

حضور نبی مکرم رحمۃ للعالمین ﷺ کے نام سے قبر میں کامیابی اور محشر میں نجات ہے حضور ﷺ کا نام وہ کیمیا ہے جس سے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

☆ احمد اسم تفضیلی ہے۔ اپنے رب کی بہت حمد فرمانے والے' یا بہت ہی حمد کئے ہوئے۔ حضور ﷺ جامع ہیں حامدیت اور محمودیت میں' جیسے آپ مرید بھی اللہ کے اور مراد بھی۔ یوں ہی آپ طالب بھی ہیں' مطلوب بھی۔ یوں ہی آپ احمد بھی محمود بھی حبیب بھی ہیں' محبوب بھی۔ (مرقات)

☆ حضور ﷺ سورج ہیں' دوسرے انبیاء چاند تارے شمع تھے' اور کفر تاریکی ہے۔ اگرچہ تاریکی کو چراغ چاند ستارے بھی دور کرتے ہیں مگر وہ رات کو دن نہیں بناتے۔ سورج رات کو دن بنا دیتا ہے نیز چراغ وغیرہ ایک محدود جگہ میں روشنی کرتے ہیں سورج ساری زمین کو منور کر دیتا ہے اس لئے صرف حضور ﷺ کا نام **ماحی** ہوا' نیز حضور ﷺ سے پہلے دُنیا میں اندھیرا ہی تھا جو حضور ﷺ نے دور کیا' نیز حضور ﷺ ہم گناہگاروں کے گناہوں کو' محبوبوں کے حجاب کو دور کرتے ہیں۔

☆ سب سے پہلے قبر انور سے حضور نبی کریم ﷺ اُٹھیں گے پھر دوسرے لوگ۔ سب سے پہلے حضور ﷺ میدان محشر میں پہنچیں گے پھر حضور ﷺ کے پیچھے ساری مخلوق۔ نیز سارے لوگ آخر کار شفاعت کی بھیک مانگنے حضور ﷺ ہی کے پاس پہنچیں گے حضور ﷺ ہی کے اردگرد جمع ہو جائیں گے حضور ﷺ ہی کو گھیر لیں گے حضور ﷺ کے پاس آ کر پھر

بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے اس لئے حضور ﷺ حاشر ہیں۔ (ﷺ)

☆ عاقب بنا ہے عقب سے بمعنی پیچھے۔ حضور ﷺ سارے نبیوں سے پیچھے دُنیا میں آئے۔ نیز حضور ﷺ اپنے پیچھے بہت خیر چھوڑ گئے لہذا حضور ﷺ عاقب ہیں۔ سب کی عاقبت حضور ﷺ کے دَم سے ہی ہے۔ خیال رہے کہ حضور ﷺ عاقب یعنی پچھلے نبی ہیں لہذا نہ تو آپ کے زمانہ میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ (مراۃ المناجیح)

بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے جھوٹی نبوت کا دروازہ کھولا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کر دیا۔ قاسم نانوتوی کے نزدیک خاتم النبیین کے معنٰی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ (تحذیرالناس)

میں تو محمد (ﷺ) ہوں

محمد کے معنٰی ہیں وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ تعریف ہو' چنانچہ ایک مرتبہ کفار مکہ کو اس کا خیال آ ہی گیا کہ ہم کہتے تو انھیں 'محمد' ہیں (یعنی بے حد و بے حساب تعریف والا) اور کرتے اُن کی بُرائی ہیں۔ اُن کے نقص وعیب بیان کر کے ہم خود اپنے منہ جھوٹے بنتے ہیں۔ جب یہ خیال آیا تو ان بدبختوں نے آپ کا نام 'مذمم' رکھ دیا (یعنی بہت ہی بُرے) اور اسی نام سے پکارنے لگے۔ (معاذ اللہ)

صحابہ کرام کو اس بات سے سخت تکلیف ہوئی اور وہ سب مل کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور یہ بات سُنائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سُن کر تبسم فرمایا اور فرمایا:

الا تـحـجبـون كيف يـصـرف الـلـه عـلـى شتـم قريش ولعنهم يثتمون مذمما ويـلعفون مذمما وانا محمد صلى الله عليه وسلم (بخاری) کیا تم ملاحظہ نہیں کر رہے کہ اللہ تعالٰی نے قریش کا سب وشتم (گالیاں وبکواس) اور لعنت مجھ سے کس طرح پھیر دیا ہے وہ کسی مذمم کو گالی دیتے ہیں اور لعنت کر رہے ہیں' میں تو 'محمد' ہوں۔ (ﷺ)

یعنی میری مذمت کرنا سراپا بے وقوفی ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے محمد بنایا ہے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے ۔۔۔ جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

اس حدیث کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلے کفارِ مکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلم کا نامِ شریف لے کر آپ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتے تھے۔ ابولہب کی بیوی (جس کی مذمت قرآنِ کریم کے سورۂ لہب میں وارد ہے) عوراء بنت حرب نے کہا کہ تم لوگ 'محمد' کہنا بھی چھوڑ دو کہ اس نام میں اُن کی تعظیم ہے' انہیں مذمم کہا کرو یعنی 'بہت ہی بُرے' تو اب وہ لوگ مذمم کہہ کر گالیاں دینے لگے۔ اس پر حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ وہ تو مذمم کو بُرا کہتے ہیں کہ ہوگا کوئی مذمم۔ لیکن ہم تو 'محمد' ہیں۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کو بھی گستاخی سے بچالیا جو حضور ﷺ کو 'محمد' کہہ کر گستاخی کرے' وہ اپنے منہ سے خود جھوٹا ہے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح)

لیکن حضور تو 'محمد' ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلم) جن کی ذات تو وہ پاک ومبرّا اور بابرکت ذات ہے کہ جس ذات میں کسی طرح کے نقص وعیب کا گمان تک نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِىۡ	آپ سے بڑھ کر کوئی حُسن وجمال والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا
وَاَكۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءِ	آپ سے بڑا صاحبِ کمال تمام جہاں کی عورتوں کی آغوش میں کبھی کوئی نہیں پیدا ہوا
خُلِقۡتَ مُبَـرَّءً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ	خالقِ حُسن وجمال نے آپ کو ہر عیب سے بَری اور پاک پیدا فرمایا ہے
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ	گویا آپ جس طرح چاہتے تھے خلّاق عالم نے آپ کی تخلیق فرمائی۔

دُنیا، برزخ اور آخرت میں حضور ﷺ کی حمد ہی حمد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿عَسَىٰٓ اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل/۷۹)

یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر۔

عنقریب آپ کا رب تعالیٰ آپ کو محبوبیت اور محمودیت کے اعلیٰ مقام پر مبعوث اور قائم فرمائے گا۔ دنیا میں بھی، آخرت میں بھی، قبر میں بھی، حشر میں بھی۔ دُنیا میں اس طرح کہ ابھی تو یہ کفارِ مکہ بعض خبیث نفسوں کے اُکسانے بھڑکانے ورغلانے کی وجہ سے آپ کے دشمن اور گستاخ بنے ہوئے ہیں مگر بہت جلدی ایسا ہونے والا ہے کہ قلوب عالمین اور ارواح کائنات میں آپ کی مدحت سرائی ہوگی دُنیا کے ہر شجر وحجر سے آپ کی شان ورفعت کے نغمے بلند ہوں گے آپ کی محمودیت کا وہ اونچا مقام ہوگا کہ روح کی گہرائیوں عشق کی پنہائیوں سے تا قیامت آپ کی نعت خوانی ہوتی رہے گی۔ عرش وفرش کے اہل ایمان آپ کی محبت میں وارفتہ وسرشار ہوں گے، یہی نہیں بلکہ جس شجر وحجر، شہر وبیاباں، مُلک وملکوت کو آپ سے نسبت ہو جائے گی قیامت تک اس کے بھی قصیدے پڑھے جائیں گے۔ اہل دُنیا اپنی حکومت وامارت وزارت وبادشاہت کے بل بوتے پر اجسام واملاک پر تو قبضہ جما سکتے ہیں لیکن قلبی محمود محبوب نہیں بن سکتے۔ چنگیز وہلاکو جیسے لوگ ہلاکت کے شہسوار تو بن سکتے ہیں لیکن قلبی محبت وعشق کا مرکز نہیں بن سکتے، یہ مقام محمود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے قبر میں دیدار کی جلوہ ریزی امتحان انسانیت کی کامیابی کے لئے کسی کی ابروئے چشم کی منتظری ہوتی ہے اور میدان محشر میں تو مقام محمود کی شان ہی نرالی ہوگی کہ جب تڑپتی پھڑکتی انسانیت دیکھے گی مانے گی کہ:

مسیح و صفی خلیل و نجی سب سے کہی، کہیں نہ بنی یہ بےخبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر۔۔ جس کی جلالت شان کو دیکھ کر دنیا بھر کی زبانیں تیری ثنا گستری اور حمد وستائش میں مصروف ہو جائیں گی۔ **فیومئذ یبعثه الله مقاما محمودا یحمده اهل الجمع کلهم** (بخاری شریف) اس دن مجھے اللہ اس مقام

پر کھڑا فرمائے گا تمام اہل قیامت میری حمد کریں گے۔ شیخ عبداللہ شامی نے کیا خوب کہا:
فھو سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم المحمود فی الدنیا والمحمود فی الاخرة من اھل السموات واھل الارض (الصلاة علی النبی) سیدنا محمد ﷺ کی دُنیاوآخرت میں تمام اہل سماءاوراہل زمین مدح کررہے ہیں اور کریں گے۔ مقام محمود کی وضاحت فرماتے ہوئے خود نبی مکرم ﷺ نے ارشادفرمایا **ھو المقام الذی اشفع فیه لامتی** یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ امام مسلم نے حضرت ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ ایک روزغمگسار عاصیاں اور چارہ ساز بیکساں ﷺ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اس قول کو پڑھا ﴿**رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ**﴾ (ابراہیم/ ۳۶) (اے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے جنھوں نے میری پیروی کی وہ میرے گروہ سے ہوں گے اور جنھوں نے میری نافرمانی کی تو تُو غفور رحیم ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس جُملہ کو دُہرایا ﴿**اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ**﴾ (الانعام/ ۱۱۸) (اگر تو اُن کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انھیں بخش دے تو تُو ہی **عزیز وحکیم** ہے) پھر حضور ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے اور عرض کی **امتی امتی ثم بکی** اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ پھر حضور ﷺ زاروقطار رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' **یا جبرئیل اذھب الی محمد فقل له انا سنرضیك فی امتك ولانسؤك** ۔ اے جبرئیل میرے محبوب کے پاس جاؤ اور جا کر میرا پیغام دو۔ اے حبیب ہم تجھے تیری اُمت کے بارے میں راضی کریں گے۔ اور آپ کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔

﴿**وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى**﴾ اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تک ایک امتی بھی دوزخ میں رہے راضی نہ ہوں گا۔

آیت کریمہ صاف دلالت کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران اُمت بخش دیئے جائیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی اُمت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ سے پوچھے گا کیا آپ راضی ہوگئے ہیں؟ میں عرض کروں گا۔ ہاں میرے پروردگار میں راضی ہوگیا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم اہل بیت یہ کہتے ہیں قرآن کریم میں سب سے زیادہ امید افزا آیت ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضىٰ﴾ ہے۔

حضور ﷺ کی تعریف وستائش

درحقیقت رب تعالیٰ کی تعریف وستائش ہے

اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (الفاتحہ/۱)
تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف وصفات کا آئینہ دار اپنی مخلوق کو بنایا ہے اور اپنی صفات کی جھلک اپنی مخلوق میں پیدا کردی ہے۔ قوتِ حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی شمع روشن کی' اپنی صفت کلام کا عکس ڈال کر بندوں کو نطق وگویائی کی دولت سے مالا مال کیا۔ لوگوں کو قوت اور رشہ زوری کی دولت دی۔ ماں کو اپنی صفت رحمت سے مامتا کی محبت اور پیار عنایت کیا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمادیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو بن گئی ہے۔

اگر شاگرد کا کمال دیکھ کر اُس کی تعریف کی جائے تو یہ شاگرد کی نہیں بلکہ استاد کی تعریف ہوتی ہے۔ اولاد کی ظاہری ومعنوی صحت کی تحسین' خود والدین کی پرورش وستائش کے

قائم مقام خیال کی جاتی ہے ۔ کسی اچھی عمارت کی پذیرائی اس کے صانع اور معمار ونقشہ ساز کی پذیرائی سمجھی جاتی ہے۔ اسی لئے کائنات کے جس حصے اور جس ذرّے کی بھی تعریف کی جائے' یہ تعریف اُس کے صانع وخالق یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے کیونکہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کردیا ہے اسی لئے ارشاد فرمایا :

﴿سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وِفِىٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ﴾

(حٰم سجدہ/۵۳) ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں اُن کے گردونواح (اطراف) میں بھی دکھا دیں گے اور خود اُن کی ذات میں بھی' یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے۔

پھر جب کائنات اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوؤں سے منور ہوگئی تو اُس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلوؤں کا مرقع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جا سکے ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (التین/۴) ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

اس طرح عالم انسانیت منصبِ شہود پر جلوہ گر ہوگیا۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام اپنے منتہائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرض وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمٹ کر درجہ نبوت میں جمع ہوگئے اور پھر جب اول تا آخر کائنات کی نبوت ورسالت کے جلوؤں اور رفعتوں کو مجتمع کیا تو وجود مصطفوی ﷺ کائنات میں ظہور پذیر ہوگیا۔ اس لئے اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن وکمالات' ارض وسماء کے حسن و جمال کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔ اب جسے اللہ تعالیٰ کی تمام صناعی (کاریگری) اور خلاقی کو مجتمع دیکھنا ہو' وہ وجود مصطفوی ﷺ کو دیکھ لے۔ اس ایک وجود میں تمام کائنات اور جملہ مخلوق کی منتشر قوتیں اور قدرتیں نظر آ جائیں گے۔ حضور ﷺ کا وجود آئینہ صفات رب العزت بن گیا ہے لہذا اب اگر کوئی شخص اس وجود پاک کی تعریف کرتا ہے اس نفس کاملہ کے محاسن وکمالات بیان کرتا ہے اور حضور ﷺ کی مدح وستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف کرتا ہے اسی لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس

دُعا کے اول وآخر میں درودشریف یعنی مجھ پرصلوٰۃ وسلام نہ پڑھا جائے وہ دُعا بارگاہ رب العزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی۔ لہذا اگر حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف کی جاتی ہے تو یہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ کی عین تفسیر ہے نہ کہ اس کے متضاد اور مخالف۔

حضور ﷺ، رب تعالیٰ کی شان بھی ہیں، اس کی رحمت بھی۔ اس وجہ سے ارشاد ہوا کہ اے میرے بندو اگر تم مجھے جاننا پہچاننا چاہتے ہو تو اس طرح پہچانو کہ اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا، رحمت والا، کرم فرمانے والا ہے کہ اُس نے اپنے رسول، رسولوں کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی اُن پر ناز ہے۔ بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ ایک اعلیٰ درجہ کا آرکیٹیکٹ کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں عمارت بنائی ہے یا قابل استاد کہتا ہے کہ میں وہ ہوں جس نے فلاں شاگرد کو قابل بنایا۔ اگر میری قابلیت علمی دیکھنا ہے تو میرے فلاں شاگرد کو دیکھو کہ میرے علم وہنر کا نمونہ ہے۔ دست قدرت بھی آج اس انوکھے اور نرالے بندہ خاص پر ناز فرماتا ہے کہ اگر میری قدرت، میرا علم، میری سخاوت، میرا کرم، میری مہربانی، میری شان رحیمیت، میری حاکمیت وبادشاہت، میری عزت وعظمت، میری شانِ بے نیازی، میرا اقتدار وانصاف، میری جلالت، میری رفعت وبلندی ......غرضکہ میری تمام صفات کا نظارہ کرنا ہے تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی، لیکن اگر رنگین شیشہ میں سورج کا عکس لیا جائے اور اس شیشہ میں نظر کی جائے تو جمالِ آفتاب نظر آتا ہے۔ یہ ذات پاک بھی قدرت الٰہی دیکھنے کا گہرے رنگ والا شیشہ ہے۔ اس کو دیکھا، تو رب تعالیٰ کی صفات کو دیکھا۔ اگر کوئی رب تعالیٰ کی ذات وصفات کو زمین وآسمان کے ذریعہ جانے وہ مُوَحِدْ ہے مگر مومن نہیں۔ اگر رب تعالیٰ کو پہچاننا ہو تو یوں پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ لہذا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مظہر ہیں اور معرفت الٰہی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ حضور ﷺ، اللہ تعالیٰ کا نور ہیں کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتا۔

یہ نُورِ نبی نُورِ خدا ہے واللہ جو دیکھتا ہے کہتا ہے واللہ واللہ

دنیا کی ہر چیز قدرت الٰہی کی نشانی ہے **ففی کل شئی له اية تدل علی انه واحد** یعنی ہر چیز خدا کی وحدانیت کا پتہ دے رہی ہے مگر دُنیا کی ہر چیز خدا کی ایک صفت کی نشانی ہے۔ سورج' خدا کے نور کا پتہ دیتا ہے۔ پانی و ہوا' خدائے پاک کی سخاوت کا خطبہ پڑھ رہے ہیں مگر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ' رب تعالیٰ کی ذات اور ساری صفات کے مظہر اعلیٰ ہیں۔ اگر رب کا علم دیکھنا ہے تو علم مصطفٰے دیکھو۔ اگر رب کی سخاوت دیکھنا ہو تو سخاوت محبوب کا مطالعہ کرو۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں   دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

اگر قدرت الٰہی کا نظارہ کرنا ہے تو محبوب کبریاء کی قدرت کو دیکھو کہ اشارے سے ڈوبا ہوا سورج واپس کرلیا' چاند کے دوٹکڑے کرڈالا' کنکریوں سے کلمہ پڑھوایا' درختوں کو اشارے سے بلایا' ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمایا۔ اگر نور الٰہی دیکھنا ہو تو جمال مصطفٰی دیکھو۔

حضور ﷺ کے ناموں وسعت وعمومیت

حضور نبی کریم ﷺ کے ذاتی نام 'محمد' اور 'احمد' ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ہے وہ ذات جس کی بار بار اور کثرت سے تعریف کی جائے۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ تعریف ہمیشہ خوبی اور کمال کی ہی کی جاتی ہے نقص اور عیب پر مذمت۔ اس اعتبار سے حضور ﷺ کے ان دونوں اسماء کے لغوی مفہوم میں حضور ﷺ کا ہر انسانی لغزش وخطا اور ہر بشری نقص وعیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ہر صفت کاملہ کا فطری طور پر موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے لہذا ہر دو اسمائے گرامی میں حضور انور ﷺ کی سیرت وکردار' حضور ﷺ کے خلق عظیم کا ہر پہلو اور ہر گوشہ پوری شان کے ساتھ نمایاں ہے۔ یہ اسمائے مبارکہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی ذات فطری اور جبلی طور پر ہر ظاہری اور باطنی نقص وعیب سے مبرا ومنزہ ہے۔ شاعر بارگاہِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دونعتیہ اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے :

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِىۡ	آپ سے بڑھ کر کوئی حُسن وجمال والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا
وَاَكۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآءِ	آپ سے بڑا صاحبِ کمال تمام جہاں کی عورتوں کی آغوش میں کبھی کوئی نہیں پیدا ہوا
خُلِقۡتَ مُبَـرّءً مِّـنۡ كُلِّ عَيۡبٍ	خالقِ حُسن وجمال نے آپ کو ہر عیب سے بَری اور پاک پیدا فرمایا ہے
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَآءُ	گویا آپ جس طرح چاہتے تھے خلّاق عالم نے آپ کی تخلیق فرمائی۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان اشعار میں حضور ﷺ کے اسم گرامی محمد واحمد کے

ظاہری اور باطنی مفہوم کی طرف جس عمدگی سے اشارہ کیا گیا ہے وہ محتاج تفصیل نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی ذات منفرد حیثیت کی حامل ہے اسی طرح حضور ﷺ کا اسم گرامی بھی تمام ناموں سے منفرد اور نرالہ ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ رب کائنات نے اپنے محبوب کے لئے یہ نام تجویز کیا ہے۔ انجیل برنباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرش بریں پر تحریر فرمایا تھا کیونکہ حضور ﷺ جیسا جامع کمالات انسان نہ پہلے پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔

اسم محمد (ﷺ) سے دلیلِ توحید

اسلام کے رکن اول شہادت توحید ورسالت کے دو حصے ہیں۔ پہلا عقیدۂ توحید یعنی **لاالہ الا اللہ** پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ شہادت رسالت یعنی **محمدا عبدہ ورسولہ** سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادتِ توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادتِ رسالت محمدی اس دعوے کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذات سے اور آپ کی شہادت سے کائنات کو حاصل ہوا ہے۔

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

اسلام کا دعویٰ ہے **لا الہ الا اللہ** اور اس دعوے کی دلیل ہیں **محمد رسول اللہ** ۔ توحید دعویٰ ہے رسالت دلیل ہے ﴿**يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا**﴾ (النساء)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور (محمد رسول اللہ ﷺ) کو نازل کیا۔

دعوے کو سمجھانے کے لئے دلیل کو سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

لاالہ الا الله دعوت ہے **محمد رسول الله** داعی ہیں۔ **لاالہ الا الله** ہدایت ہے **محمد رسول الله** ہادی ہیں **لاالہ الا الله** ذکر ہے **محمد رسول الله** ذاکر ہیں۔

لاالہ الا الله ارشاد ہے **محمد رسول الله** مُرشِد ہیں۔ **لاالہ الا الله** کلام ہے **محمد رسول الله** متکلم ہیں۔۔۔ جو داعی کو نہ مانے گا وہ دعوت کو کیا مانے گا۔ جو ہادی کو نہ مانے گا وہ ہدایت کو کیا مانے گا۔ جو قائل کو نہ مانے گا وہ قول کو کیا مانے گا۔ جو ذاکر کو نہ مانے گا وہ ذکر کو کیسے مانے گا۔

لاالہ الا الله یہ رسول کا ذکر ہے اور **محمد رسول الله** یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ **لاالہ الا الله** یہ رسول کا کلام ہے اور **محمد رسول الله** یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ قرآن نے بھی کہا ہے : اے محبوب ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ**﴾ اے محبوب تم کہو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، تم کہو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، تم کہو کہ نہ وہ کسی کی اولاد نہ اُس کی کوئی اولاد ہے وہ ﴿ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ** ﴾ ہے۔ تم کہو یعنی یہ تمہاری بات بنے۔ مرضی الٰہی یہ ہے کہ اے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کلام تو ہمارا ہو اور زبان تمہاری :

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سُنی — اتنی ہے گفتگو ترے اللہ کو پسند!

ہماری صفات تو تم دُنیا کو بتاؤ۔ اور فرمادو ﴿**اَللّٰهُ اَحَدٌ ۚ**﴾ اور تمہاری صفات ہم ارشاد فرماتے ہیں ﴿**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ**﴾

لاالہ الا الله تم کہو **محمد رسول الله** میں کہوں۔ جو **لاالہ الا الله** کہے گا وہ سُنت مصطفیٰ ادا کرے گا اور جو **محمد رسول الله** کہے گا وہ سُنتِ کبریا ادا کرے گا۔ جب تک سنت مصطفیٰ نہ پاؤ گے تمھیں آگے بڑھنے کی اجازت نہ ملے گی۔ اگر کوئی انسان آپ کی غلامی کے بغیر ہماری صفات کو جانے مانے، ہرگز عارف یا موحد نہیں۔ جب تک کہ آپ کی بتائی ہوئی توحید آپ کے دامن پاک سے لپٹ کر نہ مانے۔ رسالت کی دستگیری کے بغیر صحیح توحید حاصل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف حضور نبی مکرم ﷺ کے

حصے میں آئی ہے اسی لئے حضور ﷺ کا نام 'محمد' رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی وحدانیت کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں اس لئے کہ میرا محبوب اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے اور فرمایا جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب کو دیکھ لیں جہاں جہاں خُدا کی خُدائی ہے ہر جگہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی مصطفائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرشِ مجید کی چوٹی پر، حورانِ بہشت کی پُتلیوں پر، انبیاء و مرسلین، اور ملائکہ و مؤمنین کے دلوں اور زبانوں پر، جنت کے درختوں، پتوں، پھولوں، پھلوں پر، ہر جگہ **لاالٰہ الا اللہ** کے ساتھ **محمد رسول الله** بھی تحریر ہے۔

سلطانِ جہاں محبوب خُدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا، تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب کا نام بھی نقش فرما دیا ہے۔ جس طرح ہم اپنی چیزوں پر اپنا نام لکھواتے ہیں کہ دیکھنے والا پہلی نظر میں جان لیتا اور پہچان لیتا ہے کہ اس کا بنانے والا اور مالک کون ہے۔ بلاتشبیہ اسی طرح ہر چیز پر **لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی تحریر تجلّی فرما کر پروردگار عالم نے یہ ارشاد فرمادیا کہ اے دُنیا وآخرت کی نعمتوں کو دیکھنے والو! اے جنت النعیم کے جمالستان کا نظارہ کرنے والو! تم ہر چیز پر **لاالٰہ الا اللہ** لکھا دیکھ کر یہ سمجھ لو کہ اس چیز کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے اور **محمد رسول الله** پڑھ کر یہ یقین کرلو کہ خُدا کی عطا سے اس وقت اس چیز کے مالک محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ، فرماتے ہیں:

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

زمین و آسمان بلکہ سارے جہان کی ہر ہر چیز جس طرح اللہ تعالیٰ کو جانتی پہچانتی اور مانتی ہے اسی طرح ہر ہر چیز پیارے مصطفیٰ سید عالم ﷺ کو بھی جانتی پہچانتی اور مانتی ہے چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: **کل شئیءٍ یعلم انی رسول الله الا کفرة الانس والجن**

یعنی ان انسانوں اور جنوں کے سوا جو کافر ہیں ہر ہر چیز مجھے اللہ کا رسول مانتی ہے چنانچہ معجزات نبوت کی روایات بتا رہی ہیں کہ زمین' آسمان' پانی' سورج' چاند' آگ' ہوا' پہاڑ' جانور' درخت ......تمام کائناتِ عالم مدنی تاجدار کی فرماں بردار ہیں۔

نام محمد (ﷺ) سے مدد : حضور ﷺ ہماری نگاہوں سے روپوش ہو گئے ہیں' مگر اس کے باوجود اگر کوئی آج کفر کی حالت سے نکلنا چاہے اور صرف **لاالــه الا الــلــه** کی تکرار کرے تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ **لااله الا الله** کے بعد کہنا پڑے گا **محمد رسول الله** یہ کہنا تھا کہ ظلمت سے نکلا اور نور میں پہونچ گیا۔ دیکھو کہ نام محمد نے مدد کیا کہ نہیں کیا؟ قیامت تک مدد کرے گا کہ نہیں کرے گا؟ نام کا یہ حال ہے تو ذات کا کیا حال ہوگا۔ ظلمت سے نکل کر ہدایت میں آجاؤ۔ مدد کیا کہ نہیں کیا؟ (خطبات شیخ الاسلام)

حُبّ محمد ﷺ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر نوازا گیا تو انہوں نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کیا: الٰہی تو نے مجھے ایسی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کو ایسا مقام عطا نہیں ہوا' اللہ تعالی نے فرمایا' اے موسیٰ! ہم نے تیرے دل کو متواضع پایا تو اس مقام سے نواز دیا۔ **فـخـذ مـا اٰتینك وكن من الشاكرين ومت علىٰ توحيد وحب محمدٍ** ﷺ 'جو تم کو دیا گیا اس پر شکر کرو اور زندگی کے آخری لمحات تک توحید اور محمد ﷺ کی محبت پر رہو'۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' یا اللہ! محمد ﷺ کی محبت تیری توحید کے ساتھ ضروری ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **لـولا مـحمد وامته لما خلقت الجنة ولا النار ولا الشمس ولا القمر ولا الـليل ولا الـنهـار ولا مـلكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا اياك** اگر محمد اور اس کی اُمت نہ ہوتی تو میں جنت' دوزخ' سورج' چاند' رات' دن' فرشتے' انبیاء کسی کو پیدا نہ کرتا اور اے موسیٰ تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔ حدیث قدسی ہے **لـولاك لـمـا اظهـرت الربوبية** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا۔

اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے ناموں کا اتصال

رب تعالیٰ نے کلمہ طیبہ **لاالـه الا الـله محمد رسول الله** میں اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مِلا یا کہ اول جزء میں **الـله** آخر میں آیا (**لاالـه الا الـله**) اور دوسرے جزء (**محـمد رسول الله**) میں **محـمد** اول ہے تا کہ اللہ محمد کے درمیان حرف کا فاصلہ بھی نہ رہے۔ حضور ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرنا شرک نہیں بلکہ سنت الٰہیہ ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اللہ رسول کے احکام کو ملانے کا نام ایمان ہے اور انھیں الگ کرنے کا نام کفر ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے : ﴿**اِنَّ الَّـذِيۡـنَ يَـكۡـفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرُسُوۡلِهٖ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ**﴾ (النساء/۱۴۹)

وہ جو اللہ اور رسول کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسول کو جُدا کر دیں۔

﴿**وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ**﴾ کفار چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں......اُن پر خود فتوے دیتا ہے ﴿**اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ حَقًّا**﴾ یہ پکّے کافر ہیں۔

اللہ رسول کی اطاعت اور احکام کو مِلانا ایمان بلکہ جانِ ایمان ہے اور اللہ سے رسول کی اطاعت اور احکام کو الگ سمجھنا کفر بلکہ کفر کی جان ہے جیسے نوٹ کی سرکاری مُہر اس کے کاغذ سے ملی ہوتی ہے۔ مہر کے بغیر کاغذ بیکار رہے' ایسے ہی نبوت کا توحید سے ملا رہنا ضروری ہے۔

کلمہ طیبہ **لااله الا الله محمد رسول الله** میں یہ نہیں کہا گیا '**لااله الا الله و محمد رسـول الـلـه**'۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ واؤ عاطفہ کے درمیان میں آنے سے بعد اور فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور رب العزت یہ چاہتا ہے کہ میرے نام کے فوراً بعد میرے حبیب ﷺ کا نام آئے جو میری توحید و یکتائی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اسم اللہ و محمد میں مماثلت

سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وبارک وسلم کے ذاتی نام 'محمد' (ﷺ) اور 'اللہ' جل شانہٗ کے ذاتی نام میں بہت مماثلت ہے۔ لفظ 'اللہ' میں بھی نقطہ نہیں اور لفظ 'محمد' میں بھی نقطہ نہیں۔ جس طرح لفظ 'اللہ' چار حرفی ہے اسی طرح لفظ 'محمد' بھی چار حرفی ہے۔ یونہی جس طرح **لااله الا الله** کے بارہ حروف ہیں اسی طرح **محمد رسول الله** کے بھی بارہ حروف ہیں اور حضور کی ولادت ووفات بھی ۱۲ ربیع الاول ہی کو ہوئی۔

لفظ 'اللہ' اُن تمام صفات کا جامع ہے جو متعدد صفاتی ناموں میں الگ الگ پائی جاتی ہیں اسی طرح لفظ 'محمد' بھی تمام صفات کا جامع ہے۔ کلمہ طیّبہ میں لفظ 'اللہ' اور لفظ 'محمد' ہی داخل ہیں جن کو پڑھ کر کافر مومن بنتا ہے اگر کوئی **لاالـه الا الرحمن ...... حامد رسول الله** کہہ دے یا اللہ رسول کے دیگر سارے اسموں سے کلمہ پڑھ لے مومن نہ ہوگا۔ مگر **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللـه محمد رسول الله** کہتے ہی دولتِ ایمان سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

لفظ 'اللہ' اور لفظ 'محمد' میں ایک تشدید ہے اور جس طرح اللہ کا تیسرا حرف ہی مشدد ہے اسی طرح محمد کا بھی تیسرا حرف ہی مشدد ہے۔ اسم اللہ میں تشدید پر الف ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی ذات بادشاہ ہے اور محمد (ﷺ) اس بادشاہ کے محبوب اعظم ہیں۔ اللہ کا نام لیتے ہوئے دونوں ہونٹ علیحدہ ہو جاتے ہیں جس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ کی ذات سب سے اونچی ہے اور ہماری پہنچ اُس تک ناممکن ہے اسی لئے جب ہم محمد (ﷺ) کا نام لیتے ہیں تو نیچے کا ہونٹ اُوپر کے ہونٹ سے مل جاتا ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہم حقیر بندوں اور ہم گنہ گار بندوں کو اُس اونچی ذات سے ملانے کا ذریعہ ہے۔

اسم اللہ و محمد کا ہر حرف با معنی ہے : الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنٰی کھو بیٹھتے ہیں مثلاً یونس ایک بامعنٰی لفظ ہے اور ی و ن س کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے پہلے حرف 'ی' کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف ونس بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن اس کلیے سے لفظ 'اللہ' اور لفظ 'محمد' مستثنٰی ہیں۔ لفظ **اَللّٰہ** میں بے شمار خصوصیات ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ **الله** رب کی ذات پر دلالت کرنے میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ اگر لفظ **الله** میں سے پہلا حرف (الف) کو کم کر دیا جائے تو **لِلّٰہ** رہتا ہے جس کا مطلب ہے 'اللہ کے لئے' وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ**﴾۔ اگر دوسرا حرف لام کم کر دیا جائے تو '**اله**' باقی رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے 'معبود' ﴿**لَآاِلٰـهَ اِلَّا هُوَ**﴾۔ اگر الف اور لام دونوں کو الگ کر دیا جائے تو '**لہ**' کی شکل پر رہتا ہے جس کا مطلب بھی 'اللہ کے لئے ہے۔ یہ بھی اسی ذات کو بتا رہا ہے فرماتا ہے ﴿**لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ**﴾۔ اگر دوسرا لام بھی گرا دیں تو فقط ہُ باقی رہتا ہے جس کا معنٰی ہے 'وہی' اور وہ اللہ ہی ہے۔ وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے ﴿**لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ**﴾۔

اسی طرح لفظ 'محمد' کا ہر حرف بھی بامقصد اور بامعنٰی ہے۔ اگر شروع کا 'م' ہٹا دیا جائے تو 'حمد' رہ جاتا ہے جس کا مفہوم 'تعریف و توصیف' ہے اور اگر حرف 'ح' کو کم کر دیا جائے تو 'مد' رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا۔ اور اگر ابتدائی میم اور حا دونوں کو حذف کر دیا جائے تو باقی 'مد' رہ جائے گا جس کا مفہوم 'دراز اور بلند' یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا لیا جائے تو صرف 'د' (دال) رہ جاتا ہے جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا یعنی اسم محمد 'اللہ کے وجود اور وحدانیت پر دال ہے۔

اسمِ اللہ سے اسمِ محمد کو ملانے کا انعام

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی انگوٹھی مبارک دی اور فرمایا کہ اس پر **لآ اِلٰہ اِلَّا الله** لکھوالاؤ۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور اس انگوٹھی پر **لآ اِلٰـہ اِلَّا الـله محمد رسول الله** لکھوالائے۔ جب انگوٹھی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو اُس پر لکھا تھا **لآ اِلٰـہ اِلَّا الله محمد رسول الله** اور اس کے ساتھ ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اپنا نام بھی لکھا تھا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوبکر ! ہم نے تو **لآ اِلٰـہ اِلَّا الله** لکھوانے کو تمہیں کہا تھا مگر تم ہمارا نام بھی اور اپنا نام بھی لکھوالائے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور ! میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا کہ خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا نام نہ ہو۔ یہ آپ کا نام تو میں نے ہی لکھوایا ہے مگر میرا نام؟ یہ تو یہاں آنے راہ میں ہی لکھا گیا ہے اسے میں نے ہرگز نہیں لکھوایا۔ اتنے میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'جب صدیق اس امر پر راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام ہمارے نام سے جُدا کریں' تو ہم بھی اس امر پر راضی نہ ہوئے کہ صدیق کا نام آپ کے نام سے جُدا کریں۔ صدیق نے آپ کا نام ہمارے نام کے ساتھ لکھوا دیا تو ہم نے صدیق کا نام آپ کے نام کے ساتھ لکھدیا۔ (تفسیر کبیر)

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور پُرنور ﷺ نے کہ جب مجھے آسمانوں کی معراج حاصل ہوئی تو میں جہاں سے بھی گذرا' میں نے اپنا نام '**محمد رسول الله**' لکھا دیکھا۔ اور ابوبکر صدیق کا نام میرے بعد مرقوم تھا۔

(الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ)

روضۃ النبی ﷺ کی مبارک جالیوں سے نام محمد (ﷺ) کا حذف کیا جانا :

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ ایمانی یہ ہرگز گوارہ نہیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کا نام جُدا رہے جہاں **لآ اِلٰــہ اِلَّا اللّٰہ** لکھا ہو وہاں **محـمـد رسول اللہ** بھی لکھا جائے۔ جہاں **یــااللّٰــہ** لکھا جائے وہاں **یــامـحمد** بھی لکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے خود بھی آسمانوں اور عرش پر اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لکھ دیا ہے۔

نجدی وہابیوں کی بدبختی دیکھئے کہ اُن کی شامت پُکار رہی ہے ناعاقبت اندیش حرکتوں کی عادت پڑ چکی ہے اپنے ایمان کو برباد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو جُدا کرتے جارہے ہیں۔ اکثر طغروں اور مساجد کے باب الداخلہ پر صرف **لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ** ہی لکھا جارہا ہے۔ اب نوبت یہاں تک آپہونچی ہے کہ نجدی وہابیوں نے روضۃ النبی ﷺ کی مقدس جالیوں سے نام محمد (ﷺ) کو حذف کردیا ہے۔ مبارک جالیوں پر ہمیشہ سے **یــااللّٰــہ یــامـحمد** لکھا ہوا تھا۔ تاریخ اس پر گواہ ہے اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خوش نصیب حاضرین اس پر شاہد ہیں کہ صدیوں سے مبارک جالیوں پر **یــااللّٰہ یامحمد** لکھا ہوا ہے۔ احقر ۱۹۸۳ سے تاحال سعودی عرب میں مقیم ہے بحمدہ تعالیٰ مدینہ منورہ حاضری کا شرف نصیب ہوتا ہے ...... احقر نے اکٹوبر ۲۰۰۱ تک روضہ مقدسہ کی جالیوں پر **یــااللّٰہ یامحمد** لکھا ہوا پایا، لیکن جب رمضان المبارک (ڈسمبر ۲۰۰۱) مدینہ منورہ حاضری نصیب ہوئی، اُس وقت یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ **یــامـحـمد** کو حذف کردیا گیا ہے اور مبارک جالیوں پر **یــااللّٰــہ یامجید** لکھ دیا گیا ہے۔ بہرحال **یااللّٰہ** کے ساتھ **یامحمد** کو حذف کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حضور ﷺ کے نام کو حذف کرنے کا جو عتاب ہوگا اس کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی فرمائے گا یقیناً اللہ تعالیٰ ان بدبختوں کے لئے منتقم اور جبار وقہار ہے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے — نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا — جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

’ابو محمدؐ‘ سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت :

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تعظیم وتکریم کے لئے روزِ قیامت حضرت آدم کی کنیت تمام اولادِ آدم سے صرف حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلم کے اسمِ گرامی پر ہوگی اورانہیں ’ابو محمدؐ‘ کہہ کر پُکارا جائے گا۔ (الخصائص الکبریٰ)

نام ’محمدؐ‘ (ﷺ) سُن کر انگوٹھوں کا چومنا:

حضور نبی کریم ﷺ کا نورِ مقدس جب حضرت آدم علیہ السلام کی پشت اطہر میں دو یعت فرمایا گیا تب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی پشت پر پرندے کی سی آواز سُنی ۔عرض کی‘ یااللہ۔ یہ آواز کیا ہے جواب آیا کہ یہ محمد (ﷺ) میرے محبوب کی تسبیح کی آواز ہے۔ میرا عہد پکڑو اور اسے پاک رحموں اور مقدس پشتوں میں امانت رکھنا۔اب وہ نور چمکا‘ فرشتوں کوحکم ہوا سجدہ کیجئے‘ سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کیا اور انکار کی سات دلیلیں پیش کیں‘ حکم ہوا کہ نکل جاؤ‘ تو میری بارگاہ سے دُور کردیا گیا ہے۔تجھ پر قیامت تک میری لعنت برستی رہے گی۔ادھرسجدہ کرنے والوں کومراتب رفیعہ عطا کئے گئے۔ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ آدم کوسجدہ اس لئے ہوا کہ **:کان فی جبھتہٖ نور محمدٍ** ﷺ اُن کی پیشانی میں محمد مصطفٰی ﷺ کا نور تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ فرشتے اُن کے پیچھے پیچھے پھرتے رہتے ہیں اور **سُبحان اللّٰہ سُبحان اللّٰہ** پڑھتے ہیں۔عرض کی یااللہ۔ یہ فرشتے میرے پیچھے کیوں پھرتے ہیں۔ارشاد ہوا کہ یہ میرے حبیب ’محمدؐ‘ (ﷺ) کے نور کی زیارت کرتے ہیں۔ عرض کی یااللہ! یہ نور میری پیشانی میں ہونا چاہیے تاکہ فرشتے میرے آگے کھڑے ہوں۔ لہٰذا وہ نور پیشانی میں رکھ دیا گیا۔ وہ نور پیشانی آدم میں آفتاب کی طرح چمکتا رہا اور فرشتے صفیں باندھے اس کی زیارت کرتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے خواہش ظاہر کی کہ

میں بھی دیکھوں تو وہ نور اُن کی انگلی میں ظاہر ہوا۔ انھوں نے چوم کر آنکھوں پر رکھا اور کہا:
قُرۃُ عینی بِکَ یا رسول اللہ (روح البیان)

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام یہ نام محمد (ﷺ) کے سنتے ہی مشتاقِ دیدار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تو اپنے ہاتھ کے ناخن پر دیکھ۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ناخنوں کو دیکھا تو صورتِ مصطفٰی ﷺ (نورِ محمدی) کا دیدار ہوا۔ (قصص الانبیاء)

الشیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کے جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرتِ آدم علیہ السلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرا۔ پس یہ سنت اُن کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: جوشخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے، وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (تفسیر روح البیان)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

لب پہ آ جاتا ہے جب نامِ جناب، منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وَجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب، اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اسم 'محمد' ﷺ کے توسل سے سیدنا آدم علیہ السلام کی دُعا کو قبولیت :

اسم 'محمد' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وبارک وسلم وہ مقدس و بابرکت اسمِ گرامی ہے کہ جس کے توسل حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی' چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرۃ/۳۷)
پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی کہ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں الشیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح البیان میں اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 'مدارج النبوۃ' میں اور اس کے علاوہ طبرانی' حاکم' ابونعیم وبیہقی نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ ایک دن روتے روتے حضرت آدم علیہ السلام کے دن میں یہ خیال آیا کہ جب میں پیدا ہوا تھا' تب میں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا تھا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله محمد رسول الله** تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الٰہ وبارک وسلم جو اللہ کے رسول ہیں' ایسے مقرب بارگاہِ الٰہی ہیں کہ اُن کا نام رب نے اپنے نام سے ملا کر عرش پر لکھا ہے تب حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ 'خداوندا میں اُس ذاتِ گرامی کے طفیل اپنی (ظاہری) خطا کی معافی چاہتا ہوں' پس مجھے معاف فرما' (تفسیر روح البیان' مدارج النبوۃ' الوفاء)

اس وقت رحمت الٰہی کا دریا جوش میں آیا اور خطاء سے معافی ہوئی۔ سبحان اللہ۔ رحمۃ للعالمین کا کیا رحمت والا نام ہے کہ اپنے والد کو پہلے تو ملائکہ سے سجدہ کرایا پھر اس مصیبت سے بچایا۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے تا قیامت سارے ایمان والوں کی دعاؤں کو حضور ﷺ کے اسم مبارک سے ہی قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اب اولادِ آدم کو بھی یہ ہی حکم دیا گیا کہ اگر تم لوگ گناہ کرو' کفر کرو' ظلم کرو تو بارگاہ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ وسلام میں حاضر ہو کر اُن سے شفاعت کی درخواست کرو اور وہاں جا کر رب تعالیٰ سے توبہ کرو اور محبوب بھی

تمہارے لئے شفاعت فرمادیں تو تمہاری توبہ قبول ہوگی' فرماتا ہے ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ جسمانی طور پر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب نہ ہو تو اس ذات کریم کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ وہ تو ہر جگہ حاضر ہیں غائب تو ہم ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کرنی چاہی تو فرمایا کہ' ہماری بارگاہ میں محمد ﷺ کے اسمِ مبارک کو شفیع بنا' تاکہ ہم تیری توبہ قبول کریں' **(راحة المحبين)**

جس روز حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے مردے کو زندہ کرنا چاہا تو حکم الٰہی ہوا کہ محمد ﷺ کا نام لو۔ جب آپ نے نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک پڑھا تو حق تعالیٰ نے اسم مبارک کی برکت سے مردے کو زندہ کیا۔ **(راحة المحبين)**

غرض کہ ہر دور اور ہر قرن میں مختلف انبیاء مرسلین اور اُن کی اُمتوں نے اسی نام کے وسیلے سے کامیابیاں وکامرانیاں اور فتح یابیاں حاصل کی ہیں اور اپنی توبہ کو قبولیت کے لئے اسی نامِ پاک کو اپنا ذریعہ ووسیلہ بنایا ہے۔ سب کا یہی عقیدہ وایمان ہے کہ مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی ﷺ ہی حاصل ہوگی۔(تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'مغفرت الٰہی بوسیلہ النبی ﷺ)

قبر میں بھی ہے حاجت رسول اللہ (ﷺ) کی :

قبر میں منکر نکیر مُردے سے تین سوال کرتے ہیں: (۱) **من ربك** تیرا رب کون ہے؟
جواب ہوگا' **ربی اللہ** میرا رب اللہ عزوجل ہے (۲) **مادینك** تیرا دین کیا ہے؟
جواب ہوگا **دینی الاسلام** میرا دین اسلام ہے (۳) **ماکنت تقول فی هذا الرجل** اس ذات اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق تیرا کیا اعتقاد ہے؟
اگر صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہنے سے نجات مل جاتی تو' قبر میں تیسرا سوال نہ کیا جاتا۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ **من ربك** کا جواب ہے یعنی **ربی الله** میرا رب اللہ عزوجل ہے
قبر کے تیسرے سوال کا جواب ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین ذکر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ہے اور بزرگ ترین دُعا **الحمد لله** ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے مراد پورا کلمہ طیبہ ہے یعنی **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**
صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** تو بہت موحد کفار بلکہ ابلیس بھی پڑھتا ہے وہ مشرک نہیں موحد ہے یعنی ابلیس اللہ تعالیٰ کو واحد و یکتا مانتا ہے اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک اور برداشت نہیں کرتا۔ ابلیسی و شیطانی توحید کی شدت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم وتوقیر برداشت نہیں کیا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی کرنے سے انکار کردیا۔ نبی کی توہین کرنے اور بشر و مٹی کہنے کے جرم میں مَردود قرار دے کر زمین پر پھینک دیا گیا۔ شیطان لعنتی اور مَردود بن کر زمین پر رہنا پسند کیا لیکن توبہ کرتے ہوئے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کا اقرار نہیں کیا۔ یہی ابلیسی توحید ہے۔ نبی کی تعظیم کو شرک و بدعت تصور کیا اور یہی وسوسے انسانی ذہنوں میں ڈال رہا ہے۔
جس کلمہ سے مومن بنتے ہیں وہ ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ۔ کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** سے کفر کی گندگی دُور ہوتی ہے اسے پڑھ کر کافر' مومن ہوتا ہے اس سے دِل کی

زنگ دُور ہوتی ہے اس سے غفلت جاتی ہے دِل میں بیداری آتی ہے یہ حمد الٰہی ونعت مصطفوی کا مجموعہ ہے اس لیے یہ افضل الذکر ہے۔ صفائی دل کے لئے کلمہ طیبہ اکسیر ہے۔

کلمہ طیبہ کے افضل ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور سارے دین کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہی کلمہ سب سے پہلے عرش معلّٰی پر لکھ دیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ اے قلم لکھ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ۔ قلم نے عرض کیا اے پروردگار ! کیا تیرے نام پاک کے سوا کوئی دوسرا نام بھی ہے جو اسی درجے کا عظیم الشان اور بزرگ و برتر ہے؟ حکم ہوا کہ اے قلم ! ادب اختیار کر۔ اگر **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** نہ ہوتے تو آسمان وزمین عرش وکرسی لوح وقلم کچھ بھی نہ پیدا کرتا بلکہ اپنی ربوبیت کو بالکل ظاہر نہ کرتا۔ تمام مخلوقات اس کے طفیل اور اسی کے نور سے پیدا کئے ہیں۔ قلم نے ستر ہزار برس میں **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ** اور ستر ہزار برس میں **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا اور کمال ہیبت سے قلم شق ہوگیا جب قلم کلمہ لکھ چکا تو حکم الٰہی پہنچا کہ اب لکھ **السلام علیك یا نبی اللّٰہ** ابھی قلم نے یہ کلمہ لکھا بھی نہ تھا کہ روح پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا **السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین** ۔ حضور ﷺ نے رُوحانی عالم میں بھی اپنی اُمت کو فراموش نہیں فرمایا بلکہ اس انعام الٰہی اور رحمت وشفقت میں تمام مومنین اُمت کو شامل فرمالیا۔ اسی مقام سے حضور ﷺ کی اُمت کے لوگوں پر ایک دوسرے پر سلام کہنا سنت ہوا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک کی برکت سے دُنیا کو قائم اور عذاب سے محفوظ رکھا ہے جب زمین پر کوئی **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا قائل نہیں رہے گا عذاب الٰہی کا نزول ہوگا' زمین کو لپیٹ دیا اور اُلٹ دیا جائے گا۔ منکرین **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پر قیامت آئے گی۔ صرف **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ** کے قائل تو بہت ہیں......موحد کفار (عیسائی' یہودی) بلکہ ابلیس بھی **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھتا ہے وہ مشرک نہیں موحد ہے۔ ابلیس' اللہ کو واحد و یکتا مانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا ہے۔ موحد کفار عیسائی' یہودی موحدین ابلیس وغیرہ پر قیامت آئے گی حالانکہ یہ

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ** کے قائل ہیں۔ معلوم ہوا کہ جب **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہنے والے زمین پر باقی نہیں رہیں گے اس وقت قیامت آئے گی۔

جنت میں داخلہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** جس نے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہا جنت میں داخل ہوگیا۔ (الحاکم)

آج کل بعض لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ نجات کے لئے صرف **لاالـه الا الـلـه** کافی ہے **محمد رسول الله** کی کچھ حاجت نہیں اور اس پر حدیث **من قال لااله الا الله دخل الجنة** پیش کرتے ہیں۔ اپنی محفلوں، اجتماعات اور گفتگو کے دوران صرف **لاالـه الا الله** پر ہی زور دیتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر حضور ﷺ کو عام انسان کی حیثیت سے دیکھتے ہیں حضور ﷺ کے مرتبہ مقام اور منصب کا خیال بھی نہیں کرتے بلکہ حضور ﷺ کے زمانہ کے کفار کی طرح بشر، بشر کا باطل نعرہ لگاتے ہیں جنھیں سن کر دل درد سے بھر جاتا ہے اور کلیجہ شق ہونے لگتا ہے۔ اُن کا اس نبی ﷺ سے قلبی تعلق نہ سہی، رسمی تعلق بھی ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حدیث حق ہے اور زعم خبیث کفر۔ **لاالـه الا الله** سے مراد پورا کلمہ طیبہ **لاالـه الاالـله محمدرسول الله** ہے۔ اگر کوئی کہے **الحمد** سات بار کہو یا **قل هوالله** گیارہ بار کہو۔ کیا اس سے صرف لفظ **الحمد** یا **قل هوالله** مراد ہوں گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پوری سورتیں جن کے یہ مختصر نام ہیں کلمہ طیبہ کا اختصار **لاالـه** نہیں ہوسکتا تھا (نہیں ہے کوئی اللہ) یہ کلمہ کفر ہے اسی لئے **لاالـه الا الـلـه** اختصار ہوا۔ بے شک صرف **لاالـه الاالله** نجات کا ضامن ہے اور یہ کہنا کہ **محمد رسول الله** کی معاذ اللہ حاجت نہیں، کفر خالص ہے۔ **لاالـه الاالله** سے صرف الفاظ مراد نہیں بلکہ اس کے معنی کی تصدیق سچے دل سے ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جو تمام خوبیوں و کمالات کا مجموعہ ہے۔ عیب و نقص سے پاک ہے وہی معبود اور لاشریک ہے جس نے سچی کتابیں اتاریں، سچے رسول بھیجے، محمد رسول اللہ ﷺ کو افضل الرسل و خاتم النبین کیا،

وہ جس کے کلام کا ایک ایک حرف یقینی قطعی حق ہے جس میں جھوٹ یا بھول یا غلطی کا اصلاً کسی طرح امکان نہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح پہچانا اسی نے اللہ تعالیٰ کو جانا' اُسی نے **لاالہ الااللہ** مانا اور جسے ضروریات دین سے کسی بات میں شک یا شبہ ہے اُس نے نہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو جانا اور نہ ہی **لاالہ الااللہ** کو مانا ۔۔ مثلاً جو شخص **لاالہ الااللہ** پر ایمان کا دعویٰ رکھے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ مانے' وہ ایسے کی توحید کی گواہی دیتا ہے اور ایسے کو اللہ سمجھا ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ بھیجا' اور وہ ہرگز اللہ نہیں بلکہ اس نے اپنے خیال میں ایک باطل تصور جما کر اس کا نام اللہ رکھ لیا ہے یہ اللہ پر مومن نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ مشرک ہے اللہ یقیناً وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان وہی لائے گا جو حضور ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اس پر تمام ضروریات دین کو قیاس کر لو (فرشتوں 'اللہ تعالیٰ کی کتابوں' رسولوں' قیامت' تقدیر کی اچھائی وبرائی اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہ لانا اور انکار کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کا انکار ہے اور یہ یقیناً کفر ہے)

جو اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر جانتا مانتا ہے کافر نہیں ہوسکتا اور جو کافر ہے اللہ تعالیٰ کو ہرگز جان نہیں سکتا۔ (الملفوظ مرتبہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ)

صحابہ کرام علیہم السلام کا نعرہ 'یا محمد' ﷺ

حضور ﷺ کو نداء کرنا قرآن کریم، فعل ملائکہ، فعل صحابہ کرام اور عمل اُمّت سے ثابت ہے مشکوٰۃ کی پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا **یامحمد اخبرنی عن الاسلام** نداء پائی گئی۔ مشکوٰۃ باب وفات النبی میں ہے کہ بوقت وفات ملک الموت نے عرض کیا **یامحمد ان الله ارسلنی الیك** نداء پائی گئی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک مرتبہ پاؤں سُن ہو گیا، ایک شخص نے اُن سے کہا **اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ** جو سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہے اُسے یاد کیجئے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فوراً نعرہ لگایا 'یا محمد' (ﷺ)۔ بس اتنا کہنا ہی تھا کہ پاؤں کی سب تکلیف جاتی رہی۔ (اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

ابن ماجہ باب صلوٰۃ الحاجہ میں حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر طالب دُعا ہوئے۔ اُن کو یہ دُعا ارشاد ہوئی **اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بمحمدٍ نبی الرحمة یامحمد (یارسول الله) اِنّیٓ قد توجهت بك الیٰ ربی فی حاجتی هذهٖ لتقضی اللهم فشفعه فیَّ** اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف حضور ﷺ نبی الرحمۃ کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں یا محمد (یارسول اللہ) ﷺ میں نے آپ کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں توجہ کی تاکہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ میرے لئے حضور کی شفاعت قبول فرما۔

یہ دُعا قیامت تک کے مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ اس میں نداء بھی ہے اور حضور ﷺ سے مدد بھی مانگی ہے۔ ہم غلاموں کو چاہئے کہ اسمِ گرامی کی جگہ **یارسول الله ۔ یانبی الله** کہے۔

حضور نبی مکرم ﷺ کو نامِ مبارک سے پُکارنا حرام ہے :

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿**لَاتَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا**﴾ (النور) رسول کے پُکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراو جیسا تم میں سے ایک دوسرے کو پکارتا ہے

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرمایا کہ شروع ایام میں لوگ رسول اللہ ﷺ کو **یامحمد۔ یاابالقاسم** کہہ کر مخاطب کرلیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا سکہ بٹھانے کی خاطر اس طرح پُکارنے سے منع فرمادیا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے **یانبی الله ۔ یارسول الله** وغیرہ القاب سے مخاطب کرنا شروع کردیا۔ (دلائل النبوۃ۔ جواہرالبحار شریف)

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ﴿**لَاتَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا**﴾ کا مطلب یہ ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو نام اور کنیت سے نہ پُکارو **یامحمد ۔ یا اباالقاسم** نہ کہو بلکہ تمام تر تعظیم واحترام کو ملحوظ رکھ کر **یانبی الله ۔ یارسول الله ۔ یاحبیب الله ۔ یارحمة للعالمین** ...... پُکارو اور خطاب کرو۔ (تفسیر صاوی)

واقعی محلِ انصاف ہے جسے اس کا مالک ومولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پُکارے غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے؟ بلکہ امام زین الدین مراغی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے محققین نے فرمایا کہ اگر یہ لفظ کسی دُعا میں وارد ہو جو خود نبی کریم ﷺ نے تعلیم فرمائی ہو جیسے **یامحمد اِنّیِ قد توجهت بك الیٰ ربی** اے محمد ﷺ بے شک میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی جانب متوجہ ہوا' تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ ۔ یانبی اللہ کہنا چاہیے۔

حالانکہ الفاظ دُعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کیا جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نام سے پُکارنا حرام ہے بلکہ کہا جائے کہ **یارسول اللہ یانبی اللہ** ...... اور ظاہر ہے کہ یہ حکم آپ کے وصال کے بعد بھی باقی ہے۔

کرم فرمایئے اب تو خدارا یارسول اللہ   نہیں ہے کوئی بھی میرا سہارا یارسول اللہ
غنی دوجہاں ہیں آپ، محتاج کرم میں ہوں   نواسوں کا دلا دیجئے اُتارا یارسول اللہ

قرآن کریم نے بہت مقامات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نداء فرمائی ﴿**یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ**﴾ ﴿**یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ**﴾ ﴿**یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ**﴾ ﴿**یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ**﴾ وغیرہ...... ان تمام آیات میں حضور نبی کریم ﷺ کو پُکارا گیا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے کہ دیگر انبیائے کرام کو رب تعالیٰ نے اُن کے نام سے پُکارا یاموسیٰ ' یاعیسیٰ ' یایحییٰ ' یاابراہیم ' یاآدم ...... وغیرہ مگر ہمارے حضور ﷺ کو کہیں یااحمد' یامحمد کہہ کر نہیں پُکارا۔ جہاں پُکارا پیارے القاب سے پُکارا۔۔اس میں ہم غلاموں کو تعلیم ہے کہ جب ہم اُن کے رب ہو کر انہیں نام لے کر نہیں پُکارتے اور تم تو اُن کے غلام' نمک خوار ہو' تمہیں نام لے کر پُکارنے کا حق کیسے پہنچ سکتا ہے۔

مصیبت میں زبان سے میری نامِ پاک کیا نکلا   مصیبت خود بنی میرا سہارا یارسول اللہ

ملّت مشائخ و بزرگان دین اپنی دُعاؤں اور وظائف میں یارسول اللہ کہتے ہیں۔
قصیدہ بُردہ میں ہے :

یااکرم الخلق مالی من الوذ بہٖ   سواك عند حلول الحادث العمم

اے بہترین مخلوق آپ کے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں۔
امام زین العابدین اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں:

یارحمة للعٰلمین ادرك لزین العابدین   محبوس ایدی الظٰلمین فی موکب والمزدحم

اے رحمۃ للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو وہ اس ازدحام میں ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ نعمان میں فرماتے ہیں :

یاسید السادات جئتكَ قاصداً ارجو رضاكَ واحتمی بحماك

اے پیشواؤں کے پیشوا (اے پناہ دینے والوں کے پناہ دینے والے) میں دلی قصد سے آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں۔

آپ کی رضا کا امیدوار ہوں اور اپنے کو آپ کی پناہ میں دیتا ہوں (آپ کی حمایت کا طلبگار رہوں)۔

ان اشعار میں حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نداء بھی ہے اور حضور ﷺ سے استعانت بھی اور یہ نداء دور سے بعد وفات شریف ہے۔ تمام مسلمان نماز میں کہتے ہیں **السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته** یہاں حضور ﷺ کو پکارنا واجب ہے (تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'حقیقتِ شرک')

مغفرت الٰہی بوسیلہ نامِ مبارک 'محمد' ﷺ

صاحبِ جواہرالبحار امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'حجۃ اللہ علی العالمین' میں یہ روایت نقل فرمائی ہے جسے ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو اُٹھا کر کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا۔ اللہ جل شانہٗ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ تم جاؤ' اُسے وہاں سے اُٹھا کر اس کی نماز جنازہ پڑھو اور باعزت دفن کرو۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار ! بنی اسرائیل گواہی دیتے ہیں کہ اس نے دوسو سال تک تیری نافرمانی کی ہے۔ حق تعالیٰ نے دوبارہ وحی نازل فرمائی کہ ہاں۔ واقعۃً وہ ایسا ہی شخص تھا لیکن جب وہ توریت کو تلاوت کے لئے کھولتا اور اس میں میرے محبوب محمد (ﷺ) کے نام پر اُس کی نظر پڑتی تھی تو وہ اس نام کو چومتا (بوسہ دیتا) اور اُسے اُٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگاتا تھا اور حضور ﷺ پر درور دوسلام بھیجتا تھا۔ میں نے اس کی اس ادا کو قبول کرلیا اور اس کا بدلہ یہ دیا کہ میں نے اس کے گناہ معاف کردیئے اور ستر حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کردیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین' ابن عساکر' خصائص الکبریٰ)

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

جلاسکتی ہے کیونکر آگ اُس دل کو جہنم کی — کہ کندہ ہو نبی کا نام جس دل کے نگینے میں

نام مبارک سُن کر درخت چلنے لگا : علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شفاء شریف میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک یہودی آیا اور آ کر عرض کیا' اگر وہ درخت چل کر آپ کے پاس آ جائے تو میں ایمان لے آوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ درخت سے کہہ دے کہ تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ بُلاتے ہیں۔ اس یہودی نے درخت سے مخاطب ہو کر کہا **اِنَّ مُحَمَّدَ اَبَدْعُوْكَ** تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ بلاتے ہیں۔ جب درخت نے حضور علیہ السلام کا نام پاک سُنا تو اُس نے ہلنا شروع کر دیا۔ آگے پیچھے' دائیں' بائیں جھکا اور اس کی جڑیں اکھڑ گئیں' پھر **تَجُرُّ عُرُوْقَهَا** اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔

محمد واحمد ناموں کے فضائل

کسی سائل نے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ میرے ہاں بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں ......

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا :

تاریخی نام سے کیا فائدہ۔ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے ہاں جتنے لڑکے پیدا ہوئے ہیں، میں نے سب کا نام محمد رکھا۔ یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ (الملفوظ)

محمد اور **احمد** ناموں کے فضائل میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تُکَنُّوْا بِکُنْیَتِیْ** میرے نامِ پاک پر نام رکھو، میری کنیت نہ رکھو۔

(احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، معجم کبیر، طبرانی) یہ حکم کہ میرا نام رکھو، کنیت ابوالقاسم نہ رکھو، صرف زمانہ اقدس سے خاص تھا، اب علمائے کرام نے نام اور کنیت دونوں کی اجازت دی ہے بلکہ یہ اجازت ایک حدیث شریف سے مستنبط ہے جو مشکوٰۃ میں درج ہے۔

۲۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے، وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے

(ابن عساکر و حسین بن احمد)

۳۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص اللہ عزوجل کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہوگا انھیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے الٰہی ! ہم کس عمل پر جنت میں قابل ہوئے، ہم نے تو کوئی خاص کام جنت کا نہ کیا۔ رب عزوجل فرمائے گا جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

(حافظ ابوطاہر سلفی و ابن کسیر)

بشرطیکہ مومن ہو اور مومن عرف قرآن وحدیث وصحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔ **کما نص علیه الائمة فی التوضیح وغیره** ورنہ بدمذہبوں کے لئے تو حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں اُن کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بدمذہب اگر حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر وطالبِ ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور اُسے جہنم میں ڈالے۔ (دارقطنی، ابن ماجہ، بیہقی وغیرہم)

محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں، نہ کہ سید احمد خان (جس نے فرشتوں، جنت ودوزخ، معجزات ومعراج النبی ﷺ وغیرہ کا انکار کیا) کی طرح کفار، جس کا مسلک کفرِ قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔ (احکام شریعت)

اور حقیقت بھی ہے کہ ایسے ہی لوگ کھلے عام ان احادیث طیبات کا خود ہی انکار کرتے ہیں اور انھیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ گویا کہ اس بشارت سے محرومی کا خود ہی اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرے رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اپنے عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اُسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔ (حلیہ ابونعیم)

۵۔ امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور اُن میں کوئی محمد یا احمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جائیں گے۔ (حافظ ابن کبیر، دیلمی، مسند ابوسعید نقاش، ابن عدی کامل)

حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو، دن میں دوبار اس مکان میں رحمتِ الٰہی کا نزول ہو۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، تم میں کسی کو کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (طبقات ابن سعد)

ولهذا فقیر غفر الله تعالیٰ له (اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی) نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر نام اقدس کے حفظ وآداب اور باہم تمیز کے لئے عرف جدا مقرر کئے۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور اُن میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اُسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں اُن کے لئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔ (طرائفی، ابن جوزی)

۸۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ اُن میں کسی کا نام محمد نہ رکھے ضرور جاہل ہے۔ (طبرانی، کبیر)

۹۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اُس کی عزت کرو اور مجلس میں اُس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اُسے بُرائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر بُرائی کی دُعا نہ کرو۔ (حاکم، مسند الفردوس، تاریخ خطیب)

[[جس کا نام محمد ہو اُس کا بھی احترام کرنا چاہئے اور اُس کے نام کا بھی۔ یہ نام بگاڑ کر نہ لے، چنانچہ تفسیر روح البیان نے سورۂ احزاب ﴿**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ**﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ سلطان محمود غزنوی کے غلام ایاز کے لڑکے کا نام محمد تھا۔ سلطان محمود غزنوی اُس کا نام ادب سے لے کر پُکارتے تھے۔ ایک بار کہا کہ اے ایاز کے لڑکے استنجے کے لئے پانی لاؤ۔ ایاز نے عرض کیا کہ حضور آج کیا قصور ہوا کہ آپ نے اُس کا نام نہ لیا، فرمایا کہ میں اُس وقت بے وضو تھا اور یہ نام پاک میں بغیر وضو نہیں لیتا۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

جس شخص کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں بیٹا نہ ہو۔ وہ شروع زمانہ حمل میں اپنی بیوی کے پیٹ پر اُنگلی سے یہ عبارت لکھ دیا کرے **من كان في هذا البطن فاسمه محمد** جو اس پیٹ میں ہے اس کا نام محمد ہے ان شآء اللہ لڑکا ہوگا اور زندگی والا ہوگا یہ عمل مجرب ہے مگر حمل کے چار ماہ کے اندر یہ عمل چالیس دن تک کرے۔ (تفسیر نعیمی)]]

۱۰۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اُسے نہ مارو، نہ محروم کرو۔ (مسند بزار) بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسماء مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔ (النور والضیاء واحکام شریعت)

غرض کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ و بارک وسلم کے اسم مبارک کی برکت وعظمت اور رحمت کے یہ وہ جلوے اور مژدے ہیں جو بروزِ حشر اپنی جلوہ ریزیاں دکھائیں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نام سرکار کے اسمِ مبارک سے مزین ہیں۔

حضرت قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ 'کتاب الشفاء' میں فرماتے ہیں :

ان اللہ تعالیٰ وملائکتہ یستغفرون لمن اسمہ محمد واحمد یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بخشش ورحمت کرتے ہیں اُس پر جس کا نام محمد یا احمد ہو۔

(طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ)

حضور محدث اعظم ہند علامہ سید **محمد** اشرفی جیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں :

محشر میں گنہ گاروں کے لئے دامن کا سہارا کافی ہے
دامن تو بڑی شئے ہے مجھ کو تو نام تمہارا کافی ہے
سچ ہے سیّد بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا
ہمنام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے
میں صدقے اسمِ اقدس کے میں قربان نامِ نامی پر
تیرا ہمنام ہونا حشر کے دن میرے کام آیا

مسائل :

☆ حضور نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لکھے تو درود پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

☆ درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے صلعم، ؐ صـ...... لکھنا ناجائز وسخت حرام ہے۔

☆ انگریزی میں لفظ 'محمد' کا اختصار .MD یا MOHD کیا جاتا ہے اس طرح لکھنا جائز نہیں بلکہ MOHAMMED لکھا جائے۔

☆ جن لوگوں کے نام 'محمد' ہوتے ہیں ان ناموں پر ؐ صـــ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنٰی !

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا اختصار ایجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔ جب مال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس بدنصیب نے مال نہیں بلکہ عظمتِ مصطفٰی ﷺ کی چوری کرنے کی کوشش کی تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ آل واصحاب، مہاجرین وانصار، ازواج مطہرات، بنات طاہرات اور جمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور اُن سب کے دشمنوں وگستاخوں سے عداوت رکھے...... اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب دشمنوں کے شَر سے بچائے اور حضور نبی مکرم ﷺ کی سچی وحقیقی محبت اور اُن کے سب دشمنوں سے کامل عداوت عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین)

اللھم صلی علیٰ سیدنا ومولٰنا محمدٍ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وبارك وسلم

برکات نامِ مبارک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اسلام کا سب سے اہم رکن کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کی گواہیہے کلمہ توحید کا پہلا جزء **لا الـہ الا الـلـہ** ہےاس میں اللہ تعالیٰ کی توحید ہے۔کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء **مـحـمـد رسـول الله** ہے یعنی توحید کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار وتصدیق کرنا اور شہادت دینا ہے۔ توحید ورسالت کو دل و جان سے قبول کرنے کا نام ایمان ہے۔

اللہ کی سَر تا بقدم شان ہیں یہ ان سا نہیں انسان' وہ انسان ہے یہ

قرآن تو ایمان بتا تا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک کی برکت سے دُنیا کو قائم اور عذاب سے محفوظ رکھا ہے جب زمین پر کوئی **مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا قائل نہیں رہے گا عذاب الٰہی کا نزول ہوگا' زمین کو لپیٹ دیا اور اُلٹ دیا جائے گا۔ منکرین **مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پر قیامت آئے گی۔صرف **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** کے قائل تو بہت ہیں......موحد کفار (عیسائی' یہودی) بلکہ ابلیس بھی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** پڑھتا تھا وہ مشرک نہیں موحد تھا۔ **لااله الا الله** کا منکر شیطان کبھی نہیں تھا۔ **لااله الا الله** کا منکر وہ پہلے ہی سے ہوتا تو گروہ ملائکہ میں کیسے شامل کیا جاتا؟ **لاالـہ الا الله** کا اگر وہ پہلے ہی سے منکر ہوتا تو جنت کی ہوائیں کیسے اُس تک پہونچ سکتیں؟ **لااله الا الله** کا منکر وہ کبھی نہ تھا۔ ابلیسی وشیطانی توحید کی شدت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم وتوقیر برداشت نہیں کیا۔ اگر کوئی آج کفر کی حالت سے نکلنا چاہے اور صرف **لااله الا الله** کی تکرار کرے تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ **لاالـہ الا الـلـہ** کے بعد کہنا پڑے گا **مـحـمـد رسـول الله** یہ کہنے سے ظلمت (کفر) سے نکلے گا اور نور (اسلام) میں پہونچے گا۔

جس کلمہ سے مومن بنتے ہیں وہ ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**۔ یہ نامِ مبارک ایمان کی کنجی ہے **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہنے والے کے لئے دُعا وآخرت' محشر وجنت کی ساری بشارتیں ہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین نبی مکرم ﷺ نے فرمایا :

جنت میں داخلہ : جو شخص اخلاص کے ساتھ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (☆) جس شخص نے اس اعتقاد پر وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں (یعنی مرتے وقت تک عقائد صحیحہ کے ساتھ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا تو) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(☆) جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ہوا وہ داخل جنت ہوگا۔ جس نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ترنم سے پڑھا اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (☆) **مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ** جس نے **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا جنت میں داخل ہوگیا۔ (الحاکم)

نجات کے لئے صرف ایمان باللہ (**یااللہ** کہنا ہی) کافی نہیں، ایمان بالرسالت (**یارسول اللہ** کہنا) بھی نجات کے لئے ضروری ہے۔ نیز کلمہ گو سے مراد وہ شخص ہے جو کلمہ پڑھنے کے ساتھ کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھے، مثلاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی مستقل یا غیر مستقل نبی کی بعثت کے امکان کو مانتا ہے یا قرآن مجید میں تحریف کا اعتقاد کرتا ہے تو اس کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہ ہوگا جیسا کہ عہد رسالت میں منافقین کے کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا تھا۔ (شرح صحیح مسلم۔ علامہ غلام رسول سعیدی)

آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں: بندہ جب خلوص دل سے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

کلمہ طیبہ پڑھنے والا بہرحال جنت میں جائے گا :

جو شخص **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہے اور اسی اعتقاد پر اُس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا ہو۔ (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ گو

بہرحال جنت میں چلا جائے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بداعمالیوں پر اُس نے توبہ کرلی ہو اور وہ قبول ہوجائے ۔یا۔رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوجائے اور وہ جنت میں چلا جائے ۔یا۔اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بغیر کسی کی شفاعت کے اُس کو جنت میں داخل کردے......اور اگر خدا نہ کرے یہ سب نہ ہو تو پھر وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں چلا جائے گا)۔

نامہ اعمال سے بُرائیاں ختم کردی جاتی ہیں :

جوشخص دن رات کے کسی حصے میں **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھے تو اُس کے اعمال نامے سے برائیاں ختم کردی جاتی ہیں اور اس کی جگہ نیکیاں کردی جاتی ہیں۔

گناہوں کا کفارہ : جب کوئی بُرائی سرزد ہوجائے تو کفارہ کے طور پر فوراً کوئی نیک کام کرلیا کرو(تاکہ بُرائی کی نحوست دُھل جائے)اور **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھنا ساری نیکیوں میں افضل ہے۔

جہنم کی آگ کا حرام ہونا : جوشخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں(**لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**) اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ کو حرام کردیتا ہے۔

وزن میں بھاری : جوشخص سچے دل سے **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہے اس کے ذرہ برابر بھی گناہ باقی نہ رہیں گے ساری کائنات کا وزن ایک طرف ہو اور **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کا وزن ایک طرف تو کلمہ طیبہ کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

وحشت سے نجات : **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھنے والوں پر موت کے وقت، قبروں میں اور یوم حشر کو وحشت (بے چینی اور بے قراری) نہ ہوگی۔

ایمان کی ستر شاخیں: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کا پڑھنا ہے اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز (اینٹ، پتھر لکڑی، کانٹے، اور نقصاندہ چیزوں)کا ہٹانا ہے اور حیاء بھی ایک خصوصی شعبہ ہے ایمان کا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا جنتی ہے :

دوزخ سے وہ سب لوگ نکالے جائیں گے جنھوں نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا اور اُن کے دل میں جَو کے دانہ کے برابر بھی خیر ہے پھر وہ لوگ بھی نکال لے جائیں گے جنھوں نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا اوران کے دل میں گیہوں کے دانے برابر بھی خیر ہے اوراس کے بعد وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنھوں نے **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہا اوران کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہے۔

کلمہ کا ذکر زمین وآسمان کی ہر چیز پر غالب :

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر زمین وآسمان اور جو کچھ ان کے اندراور درمیان ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اگر وہ تمام ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور کلمہ طیبہ دوسرے پلڑے میں تو پھر بھی وہ وزن میں بڑھ جائے گا۔ (طبرانی)

سو غلام آزاد کرنے کا ثواب :

جو صبح کو سو مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھے اور سو مرتبہ شام کو تو اُس کی طرح ہوگا جو اولادِ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرے۔

نام پاک محمد ﷺ کے وسیلہ سے دُعا : جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوگئی تو انھوں نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے اللہ میں محمد ﷺ کے وسیلے سے معافی مانگتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** دیکھا تھا تو اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ محمد ﷺ ایک عظیم ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ وحی نازل ہوئی کہ اے آدم بے شک وہ تمھاری اولاد میں سے خاتم النبیین ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کوئی بھی پیدا نہ کیا جاتا۔ (طبرانی)

آسمانوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں :

بندہ جب خلوص دل سے **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہتا ہے اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتّٰی کہ وہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ (ترمذی)

ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ طیبہ : اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھ دیا ہے جس وقت ملک الموت مومن کی جان قبض کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں اور مسلمان ملک الموت کی صورت دیکھتا ہے تو سب سے پہلے ملک الموت کے ماتھے پر جو کلمہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا ہے اس پر نگاہ پڑتی ہے اور اُسے پڑھنے لگتا ہے اِدھر اُس نے ملک الموت کی پیشانی کا لکھا ہوا کلمہ پڑھا' اُدھر حکم ہوا کہ بندہ ہمارا ادھر کلمہ ختم کرنے نہ پائے عین کلمہ پڑھنے کی حالت میں اُس کی جان قبض کی جائے۔ بموجب حکم الٰہی ملک الموت لفظ اللہ پر مومن کی روح قبض کرتے ہیں اور سیدھی روح کو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کیونکہ خدا نے اپنے نبی کی زبانی فیصلہ کر دیا ہے **من کان اخر کلامه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** جس کا آخری کلمہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** ہو وہ مسلمان جنت میں ہوگا۔

ایمان کی تازگی : **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو اور اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ (احمد۔طبرانی)

کلمہ طیبہ حضور ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے : قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حکم سے انبیاء کرام' اولیاء اللہ اور شہداء عظام مسلمانوں کی شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کی شفاعت سے بے شمار گناہ گاروں کو بخش دے گا۔ شفاعت کا اولین اور اعلیٰ حق رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوگا: 'قیامت کے روز میری شفاعت کی سعادت مندی اُسے حاصل ہوگی جو اپنے دِل اور نفس کے خلوص کے ساتھ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہے'۔ (بخاری)

شفاعتی حق فمن لم یومن بھا فلیس من اھلھا میری شفاعت حق ہے اور جو میری شفاعت کا منکر ہوگا وہ شفاعت کا مستحق نہ ہوگا یعنی شفاعت کے منکر کی شفاعت نہیں ہوگی وہ محروم ہی رہے گا۔ اور حقیقت بھی ہے کہ ایسے ہی لوگ کھلے عام ان احادیث طیبات کا خود ہی انکار کرتے ہیں اور انھیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ گویا کہ اس بشارت سے محرومی کا خود ہی اقرار کرتے ہیں۔

مجدّدِ دوراں حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

کیا بتاؤں قیامت کا میں ماجرا، رحمتوں غفلتوں کا ہے اک معرکہ

دِل کو اُنکی شفاعت پہ ایمان بھی، عقل اپنے کئے پر پشیمان بھی

موت کے وقت کلمہ طیبہ کی برکات :

موت کے وقت عالم سکرات میں **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کا پڑھنا موت کی سختیوں کو دُور کرتا ہے کلمہ پڑھنے سے خاتمہ بالا یمان ہوتا ہے جان آسانی سے نکل جاتی ہے۔ تم مرنے والے کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھو تاکہ وہ اس کلمہ کو سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے۔ اگر وہ موت کے وقت پڑھتا ہوا مر گیا تو جنتی ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی تندرستی کی حالت میں پڑھتا رہے تو کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا پھر تو سب سے بہتر ہے

کلمہ پڑھنے والے کے حق میں نور کے ستون کی سفارش :

بے شک عرش معلیٰ کے سامنے ایک نور کا ستون ہے جب کوئی **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رُک جا۔ نور کا ستون کہتا ہے کیسے رُک جاؤں کیوں کہ کلمہ پڑھنے والے کی ابھی تک مغفرت نہیں ہوئی۔ حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اس کی مغفرت کر دی جائے۔ وہ ستون رُک جاتا ہے۔ (بزار)

سب سے بڑا عمل : **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** سے نہ تو کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔ (ابن ماجہ) ایمان میں عمل ہے......عمل میں ایمان نہیں۔ ہر عمل ایمان کا محتاج ہے اگر ایمان ہے تو وہ اعمال بھی مقبول ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

قیامت کے دن روشن چہرہ :

جو شخص (۱۰۰) سو مرتبہ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھا کرے حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن اُس کو ایسا روشن چہرہ والا اُٹھائیں گے جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اُس دن اُس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔ (طبرانی)

کلمہ طیبہ اللہ تعالیٰ کا قلعہ ہے : جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کی گواہی دیتا ہوا آئے گا وہ اللہ تعالیٰ کے قلعہ میں داخل ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ (جامع الصغیر)

کلمہ طیبہ جنت کی کنجی ہے : کلمہ طیبہ کی حیثیت جنت کی کنجی جیسی ہے جس کے پاس یہ کنجی ہوگی وہ جنت کا دروازہ کھول کر جنت میں داخل ہو جائے۔

(کلمہ سے مراد سارے عقائد اسلامیہ ہیں لہذا منافقین و مرتدین اگر عمر بھر کلمہ پڑھیں مگر جنتی نہیں)

سارے گناہ مٹنے والا بڑا کلمہ :

خدائے عز و جل حق سبحانہ تعالیٰ نے کوئی کلمہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** سے بڑا روئے زمین پر نازل نہیں کیا۔ اس کی برکت سے قائم ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور پہاڑ اور جنگل اور درخت اور دریا۔ آگاہ ہو یہی کلمہ اخلاص ہے یہی کلمہ شہادت ہے یہی کلمہ برتر ہے اور یہی کلمہ مغفرت ہے یہی کلمہ بزرگ ہے یہی کلمہ مبارک ہے۔ اگر ایک پلہ میں زمین و آسمان رکھے جائیں اور دوسرے میں یہ کلمہ تو یہ زمین و آسمان سے بھاری ہوگا۔ جس نے اس کلمہ کو ایک بار کہا، اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ گناہ مثل کف دریا ہوں۔

بارہ کرامتیں : جوشخص باوضو **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے بارہ کرامتیں عطا فرمائے گا (۱) اسلام کی حالت میں دُنیا سے اٹھایا جائے گا (۲) جان کنی کی سختی اس پر آسان ہوگی (۳) قبر روشن ہوگی (۴) منکر نکیر اس کے پاس اچھی صورت میں آئیں گے (۵) قیامت کے دن شہداء کی جماعت کے ساتھ اس کو نامہ اعمال دیا جائے گا (۶) میزان عمل میں اس کو نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا (۷) پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا (۸) اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا (۹) شراب طہور سے وہ سیراب کیا جائے گا (۱۰) جنت میں اُس کو ستر حوریں ملیں گی (۱۱) حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی (۱۲) اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین)

کلمہ طیبہ کی تعلیم اور تلقین : (☆) جوشخص کسی بچہ کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہنے لگے اس سے حساب معاف ہے۔

(☆) جب مرنے کا وقت آئے جب بھی **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** تلقین کرو۔

(☆) جوشخص نماز کی پابندی کرتا ہے مرنے کے وقت ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے جو شیطان کو دُور کرتا ہے اور مرنے والے کو **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** تلقین کرتا ہے (ایک بات کثرت سے تجربہ میں آئی ہے کہ اکثر و بیشتر تلقین کا فائدہ جب ہی ہوتا ہے کہ زندگی میں بھی اس کلمہ پاک کی کثرت رکھتا ہو۔ بسا اوقات کسی گناہ کا کرنا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔ علماء نے لکھا ہے کہ افیوں کھانے میں ستر نقصان ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ یاد نہیں آتا۔ اس کے بالمقابل مسواک میں ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ یاد آتا ہے۔)

کلمہ طیبہ کا نصاب : شیخ ابو یزید رحمتہ اللہ علیہ قرطبی فرماتے ہیں میں نے یہ سنا کہ جوشخص ستر ہزار مرتبہ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پڑھے اُس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے گی۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے

لئے بھی پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے جنت دوزخ کا بھی اُس کو کشف ہوتا ہے مجھے اس کی صحت میں کچھ تردّد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتًا اُس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے اُس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ میں اُس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا مجھے خیال آیا کہ یہ نصاب اُس کی ماں کو بخش دوں جس سے اُس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا اُن نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے اُس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً فوراً کہنے لگا کہ چچا میری ماں، دوزخ کے عذاب سے ہٹا دی گئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصّہ سے دو فائدے ہوئے۔ ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا۔

کلمہ طیبہ سے جسمانی ورُوحانی امراض کا علاج

ملازمت پر بحالی کے لئے : اگرکسی کو بلاوجہ ملازمت سے معطل کردیا گیا ہواور کسی طرح بحالی نہ ہوتی ہوتو چاہئے کہ ہرنماز کے بعد تین سومرتبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھے کہ اول وآخر سات مرتبہ درودشریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دُعا مانگے بفضل باری تعالیٰ بہت جلد ملازمت پر باعزت بحالی ہوجائے گی۔

قبر میں نجات کا وظیفہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبانوں کوان کلمات کا عادی بناؤ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۰ اَللّٰہُ رَبُّنَا ۰ اَلْاِسْلَامُ دِیْنُنَا ۰ مُحَمَّدٌ نَبِیُّنَا** کیوں کہ یہ سوالات قبر میں کئے جائیں گے۔

سکونِ قلب کے لئے : جوکوئی یہ چاہے کہ اُسے قلبی سکون حاصل ہوجائے دِل کی بے چینی اور بے سکونی ختم ہوجائے تو اُسے چاہئے کہ وہ ہر ہفتہ کے دن نمازِ فجر یا نماز عشاء کے بعد باوضوحالت میں (۱۰۰۰) مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھ کر اپنے قلب پردم کرے۔ اس وظیفہ کی مداومت کرنے سے ان شاء اللہ سکون قلبی کی دولت حاصل ہوگی، طبیعت میں بے چینی کی کیفیت ختم ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ خصوصی فضل وکرم نازل فرمائے گا اوراطمینان قلبی نصیب فرمائے گا۔

کشائش رزق کے لئے : جوکوئی چاہے کہ اُس کی روزی فراخ ہوجائے رزق کی تنگی ختم ہوجائے تو اُسے چاہئے کہ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد باوضوحالت میں ایک سفید کاغذ پر اکتالیس مرتبہ یہ لکھے **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** اس کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کشائش رزق فرمائے گا۔ رزق کی تنگی دُور ہوجائے گی پروردگار عالم غیب سے رزق عطا فرمائے گا رزق حلال میں خیروبرکت پیدا ہوجائے گی اس کے علاوہ شرِ شیطان سے بھی محفوظ رہے گا اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو اپنے فضل وکرم اوراپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل سنواردے، گناہوں کو بخش دے اورمرتے وقت ہمیں کلمہ نصیب فرما۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

وَصَل اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن